صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 05 دسمبر 2016ء بمطابق 05 ربیع الاوّل 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چھبیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًۢا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُۥ وَاللّٰهُ رَءُوفٌۢ بِالْعِبَادِ ○ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ قُلْ أَطِيعُوا۟ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ۔

(ترجمہ): جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر3735،اعظم خان درانی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔ایک منٹ جی،ایک منٹ۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! د وخت را کولو زه تاسو مشکور یم۔ دغه صوبې کښې یو وخت نه ډیره لویه آسره ده، سپیکر صاحب! خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے، بارانونه نشته دے، بیماریانې زیاتې دی چې چا فصلونه کرلی وو، هغه خلق فصلونو نه پاتې شو، زما به د تاسو دغه کرسئی نه استدعا وی چې سرکاری سطح باندې د صلواة استسقاء اعلان د اوشی چې څومره سرکاری ځایونه دی، هغه ځائې کښې د دا استسقاء اوشی او پبلک خلقو ته دا دلته نه یو پیغام لاړ شی چې هغه مطلب دا دے د استسقاء اعلان اوکړی او د اسمبلئ چې دلته څومره سټاف دے او څومره کسان دی، دغه ملګری د ورکښې شرکت اوکړی او د دغه صوبې ټولو خلقو ته یو دغه ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان! پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! مفتی جانان صاحب نے انتہائی اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے کہ حکومتیں جب خشک سالی کا خطرہ ہوتا ہے اور خشک سالی آجاتی ہے تو حکومتیں Formally اپنے آفسز کو ڈائریکشن ایشو کرتی ہیں کہ وہ صلواۃ استسقاء کریں اور وہ سرکاری آفسز پھر اس کے پابند ہوتے ہیں کہ اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں آج یہاں سے حکومتی نمائندے کی حیثیت سے اور کیبنٹ کے ایک ممبر کی حیثیت سے یہاں یہ ڈائریکٹیو ایشو کرتا ہوں اور آگے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ چیف منسٹر سے بات کر کے Formally بھی اس کو نوٹیفائی کریں گے ان کی طرف سے، چیف سیکرٹری کے تھرو یہ ڈائریکشنز جائیں گے کہ سرکاری آفسز اور Generally پبلک سے اپیل ہو کہ وہ اللہ سے دعا کرے کہ باران رحمت جو ہے وہ برسے۔

جناب سپیکر: یہ صحافیوں نے واک آؤٹ کیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے، آپ ایک دو لوگ چلے جائیں، ان کا پوچھ لیں کہ کیا ایشو ہے؟ تو آپ Kindly، شوکت صاحب! آپ اور ایک اکبر ایوب صاحب اپنے ساتھ

لیکر جائیں جی۔ جی ایک، یہ 'کوئسچنز آور' ، (مداخلت) یہ 'کوئسچنز آور' ختم ہو جائے، اس کے بعد میں آپ کو تھوڑا پلیز۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' ، کوئسچن نمبر 3735، اعظم خان درانی۔

* 3735 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل پی ڈی اے کیلئے حیات آباد کے فیز 5 میں بنگلے کی تزئین و آرائش پر کام جاری ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بنگلوں کی تزئین و آرائش پر ایک مخصوص رقم سے زیادہ خرچ کرنا قانوناً جرم ہے؛

(ج): اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بنگلہ ڈائریکٹر جنرل پی ڈی اے کا بلحاظ عہدہ ہے، اس بنگلے کی تزئین و آرائش پر کل کتنا خرچہ کیا گیا ہے، نیز تزئین و آرائش پر خرچے کی قانونی حد کتنی ہے اور مذکورہ بنگلے پر خرچ شدہ رقم آئٹم وائز فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) کوئی تزئین و آرائش نہیں کی گئی ہے، ایک پرانے بنگلے کو جو گرنے کے قریب تھا، رہنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

(ب) درست نہیں ہے کیونکہ تزئین و آرائش نہیں کی گئی بلکہ ایک گھر کو رہنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

(ج) Capital expenditures میں خرچے کی کوئی حد نہیں ہے، سول ورکس پر 8.18 ملین روپے خرچ آیا ہے اور الیکٹریکل ورکس پر 0.634 ملین روپے خرچ آیا ہے اور یہ خرچہ مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کیا گیا ہے۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ مطمئن ہوں سر! اس سے۔ مطمئن یم سر۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں، جی جی، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 3826، مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! ما چې د کوم ځیز غوښتنه کړې ده، جواب کښې هغه نشته دے۔ تاسو که او ګورئ پخپله باندې نو

ما ليكلي دی، اخرنے تپوس مې کړے دے ، "اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس حلقہ کیلئے واٹر سپلائی سکیم کیلئے کتنی رقم منظور ہو چکی ہے، حلقہ وائز لسٹ فراہم کی جائے؟"۔

جواب زیرو ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب! آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): ہاں ہاں۔

جناب سپیکر: جی جی، شاہ فرمان صاحب۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! اس کے جواب میں جو ڈیپارٹمنٹ نے لسٹ Provide کی ہے کہ بونیر کے اندر کون کون کام کر رہا ہے، کس عہدے کے اوپر کام کر رہا ہے؟ اس کی Updated list شاید باقی ممبران صاحبان کے پاس نہ ہو لیکن مفتی غفور صاحب کو ابھی میں نے بھجوائی ہے کہ اس کے اندر Seven اہلکار کم ہیں، باقی جتنے اہلکار ہیں، وہ ابھی Updated، اگر اس میں کوئی غلطی ہے، یہ بتادیں کہ اس میں کیا مسئلہ ہے تو اس کو میں بتادوں کیونکہ انہوں نے جو پوچھا ہے کہ "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع بونیر میں محکمہ کے زیر انتظام دفاتر اور سب ڈویژنز میں کام کرنے والے اہلکاران کے نام اور عہدے کی تفصیل فراہم کی جائے؟" تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نا، اچھا اچھا آپ کو کسچن، آپ کا اور کوسچن ہے؟ یہ کوسچن نمبر ہے، 3826۔

جناب محمود احمد خان: 3827 ہے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ میرے پاس بھی غلط ہے، 3827۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! دا خوک ئے غلط درته رالیږی، دا خو 27۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 3827۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی، نشته جی، ما سره خو په ایجنډا باندې دا دے۔

جناب محمود احمد خان: نه 3827، دا ئے جواب دے کنه۔

مولانا مفتی فضل غفور: جواب نشته دے جی، زه جواب غواړم جی، سوال خو ما د مخکښې نه جمع کړے وو۔

جناب سپیکر: 3827۔

* 3827 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 16-2015 میں صوبہ بھر کے مختلف حلقوں کیلئے واٹر سپلائی سکیمز کی نشاندہی ہو چکی ہے؛

(ب) آیہ بھی درست ہے کہ ہر حلقہ کیلئے اے ڈی پی میں (Reflect) ختم ہونے والی نامزد سکیمز اے ڈی پی میں شامل کی گئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر صوبائی حلقوں کی طرح حلقہ PK-79 کیلئے بھی واٹر سپلائی سکیمز اے ڈی پی میں شامل کی گئی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس حلقہ کیلئے واٹر سپلائی سکیمز کیلئے کتنی رقم منظور ہو چکی ہے، حلقہ وائز لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں، اے ڈی پی 16-2015 میں صوبہ بھر میں واٹر سپلائی سکیمز کی نشاندہی کا عمل جاری ہے اور زیادہ مقامات پر نشاندہی ہو چکی ہے اور کام بھی شروع ہے۔

(ب) جی ہاں، جزوی طور پر سکیموں کی منظوری ہو چکی ہے جبکہ نشاندہی کے بعد بقایا سکیموں کی منظوری بھی دی جائے گی۔

(ج) حلقہ PK-79 کیلئے اے ڈی پی نمبر 202 میں Rehabilitation of Water Supply Schemes میں غلو تنگی، آلو گئی کڑپہ، نواں کلے، پولینڈ، جوار علی شیر خیل، آلائی، جنمئی، گوکند اور غور دارا شامل ہیں جن کیلئے دو کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اے ڈی پی 204 میں سولرائزیشن میں بھی دو سکیمیں شامل ہیں: (1) واٹر سپلائی سکیم نیو کلی آشیز ومیرہ، (2) واٹر سپلائی سکیم سلارز ومیرہ۔ اس کے علاوہ اے ڈی پی 205 میں حلقہ PK-79 کیلئے ایک کروڑ 60 لاکھ روپے کی تین شمسی سکیمیں شامل ہیں: (1) حسار، (2) سلطان وس، (3) کنگر گلئی۔ اے ڈی پی 207 میں حلقہ PK-79 کیلئے دو کروڑ 98 لاکھ روپے شامل کئے گئے ہیں جن کی نشاندہی جاری ہے۔

(د) اے ڈی پی 16-2015 کے سکیموں کی منظوری جزوی طور پر ہو چکی ہے جبکہ بعض سکیموں کی نشاندہی ابھی تک جاری ہے۔

جناب محمود احمد خان: جواب ئے دا دے، مطلب دا دے دا ئے غلط جواب وو۔

مولانا مفتی فضل غفور: تا سو جی په جواب کښې لږ غونډې تا سو منسټر صاحب! تا سو لږ خپل دا جواب اوګورئ د دې خپل ډیپارټمنټ، ما اخرنې کوئسچن کړے دے، "اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس حلقہ کیلئے واٹر سپلائی سکیمز کیلئے کتنی رقم منظور ہو چکی ہے، حلقہ وائز لسٹ فراہم کی جائے؟"، جواب کوم دے؟

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں شاہ فرمان صاحب! اس کو۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): ایک منٹ، ایک منٹ، میں اس کو، یہ ہاں، اچھا اب اس کا جواب تو آ گیا ہے، مفتی غفور صاحب! بتائیں کہ اس میں کدھر غلطی ہے؟ کیا۔۔۔۔

اراکین: جواب ٹھیک نہیں ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: تم غلطی کی بات کر رہے ہو۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! اگر مفتی غفور صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے اوپر Proper جواب نہیں آیا، وہ مطمئن نہیں ہیں تو آپ اس کے اوپر رولنگ دیں اور ڈیپارٹمنٹ سے سوال پوچھیں کہ اگر صحیح جواب نہیں آیا تو ان کو فوری سزا ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! میں نہایت معذرت کے ساتھ یہ ریکویسٹ کروں گا۔

وزیر آبنوشی: نہیں، اگر۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ گزارش کروں گا۔

وزیر آبنوشی: اگر مفتی غفور صاحب یہ سمجھتے ہیں، بالکل میں Agree کرتا ہوں، اگر ان کے سوال کا جواب نہیں آیا تو میں مفتی غفور صاحب کے ساتھ Agree کروں گا کہ وہ ڈیپارٹمنٹ سے جناب سپیکر! جتنا بھی سخت آپ سرزنش کر سکتے ہیں یا کوئی بھی سزا دے سکتے ہیں، کوئی بھی آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں ڈالیں اس کو؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی؟

جناب سپیکر: کمیٹی میں؟

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے، کمیٹی میں ڈالیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Agreed؟

وزیر آبنوشی: جس طرح آپ، ہاں بالکل Agreed۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 3821.

* 3821/3822 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر کے حلقہ PK-79 میں پیر بابا روڈ پر غازی خانے اور سلطان وس کے مقام پر 'کازویز' بارش کے پانی کی کثرت کی صورت میں اکثر و بیشتر ٹریفک بلاک کی وجہ سے عام لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اہم شاہراہوں کو ہر قسم ٹریفک کیلئے کھولے رکھنا اور سڑکوں کو اس قابل بنانا محکمہ کی ذمہ داری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہر دو مقامات پر 'کازوے' کو چھوٹے پلوں میں تبدیل کرنے کیلئے محکمہ کتنی رقم منظور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، نیز کب اس پر کام کا آغاز ہوگا۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) مذکورہ 'کازویز' ڈگر پیر بابا روڈ پر کلو میٹر نمبر 8 میں غازی خانے اور کلو میٹر نمبر 9 میں سلطان وس کے مقام پر واقع ہیں جن کی لمبائی بالترتیب 60 میٹر اور 50 میٹر ہے۔ مذکورہ 'کازویز' عام موسم میں چلنے والی ٹریفک کیلئے کھلے رہتے ہیں، البتہ یہ

درست ہے کہ زیادہ بارشوں کی صورت میں سیلاب کی وجہ سے یہ 'کازویز' بعض اوقات عام ٹریفک کیلئے بلاک ہو جاتے ہیں اور جب پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے تو سڑک عام ٹریفک کیلئے کھل جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 17-2016 کی ڈرافٹ اے ڈی پی میں مذکورہ 'ملٹی سپین کلوٹس' اے ڈی پی سکیم میں سیریل نمبر 969/150846 پر شامل کیا 230 ملین کی تخمینہ لاگت کے ساتھ گیا ہے جس میں مذکورہ سکیم کیلئے پانچ ملین روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اے ڈی پی برائے سال 17-2016 ابھی تک فائنل نہیں ہوئی ہے جونہی اے ڈی پی فائنل ہو گی اور مذکورہ بالا سکیم میں فنڈ ریلیز ہو گا تو محکمہ مواصلات و تعمیرات تیزی سے کام شروع کر دے گا اور کام کو متعین مدت تکمیل میں مکمل کرے گا۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! د دې جواب ما ته اوس رااورسیدو دلته چې ناست وومه، بیا په دې شین فائل کښې ئے راله راؤړو، نو یو خو افسوس د دې خبرې دے جی چې دا طریقه خو ٹھیک نه ده، کم ازکم سړے مخکښې نه خپل جواب اوګوری۔ زه دلته ناست ووم چې ما ته دا جواب ملاؤ شو جی، نو یو خو مې دا ګزارش دے چې دا طریقه ډیره زیاته غلطه ده او دویم جی 'کنسرنډ' منسټر صاحب ناست دے ؟

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، اکبر ایوب صاحب۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> جی جی، دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ یہ جو Against 230 ملین صرف پانچ ملین انہوں نے رکھے ہیں تو اس کے ساتھ ہم کیا کریں گے؟ 230 ملین کے پراجیکٹ کو پانچ ملین سے، یہ اس کا تیسرا سال ابھی ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ہم کیا کریں گے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اکبر ایوب صاحب!

<u>مشیر برائے مواصلات و تعمیرات:</u> جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اصل میں سوال بہت پرانا ہے، میرا خیال ہے سال سے اوپر ہو گیا ہے تو اس میں کوئی چینجز آئی ہوئی تھیں سوال میں تو اسلئے اس کو Update کر کے آج دیا گیا ہے جو آپ نے، کچھ اس میں آیا ہوا تھا۔ جناب سپیکر! ان کی یہ سکیم ہے Two

کی، بلکہ آج اس کی Pre-PDWP بھی ہو گئی ہے اس کی اور ان hundred and thirty million شاءاللہ بہت جلدی Approve ہو جائے گی اور اس کا ہم ٹینڈر لگا دیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، جی ایک منٹ، ایک منٹ، مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: میرا جو کوئسچن تھا، وہ اسی طرح رہ گیا۔ میرا کوئسچن یہ ہے کہ 230 ملین کے پراجیکٹ کو آپ پانچ ملین سے کس طرح آگے چلائیں گے؟ یہ تو دھوکہ دے رہے ہیں آپ اس قوم کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: یا تو اس سکیم کو ختم کرو، کم از کم لوگ امید تو نہیں رکھیں گے پھر، یہ ہماری ساری سکیمز کے ساتھ اس طرح کا یہ مسئلہ چل رہا ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ ان کے سوال میں وزن ہے، یہ درست کہہ رہے ہیں، سکیم اتنی بڑی اور اس کیلئے Five million، ہم ڈیمانڈ فنانس سے زیادہ پیسوں کی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! جس طرح فنانس ہمیں Sanction کر کے دیتا ہے، اس کے مطابق پھر ہمیں مجبوراً آگے خرچ کرنا پڑتے ہیں اور کوشش ہماری یہ ہوتی ہے، یہ ابھی نئی نئی سکیم ہے، ان شاءاللہ اس کا پروکیورمنٹ پراسیس یا Approval کے سٹیج سے نکل کے پروکیورمنٹ پراسیس جب اس کا سٹارٹ ہو جائے گا تو جیسے یہ سٹارٹ ہوں گے، ہم کوشش کریں گے کہ اور پیسے کہیں سے Arrange کر کے دیں گے اس کو۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، بیٹھیں صاحب!

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! که تاسو ته یاد وی په شاته اجلاس کښې فنانس منسټر صاحب وئیلی وو چې مونږ Arrangement کړے دے چې دا کوم سیکمان روان دی، دغو ته به پیسې ورکوو۔ په هغې عملدرآمد تر اوسه پورې اونشو۔ منسټرصاحب ته دا ریکویسټ دے چې دا کوم سیکمان روان دی، د مفتی صاحب خبره ټهیک ده، پچاس پچاس لاکھ روپئ ایلوکیشن ئے ورته ایښے دے، نوی سکیمان د پریږدی چې کوم Ongoing سیکمان سپیکر

صاحب! روان دی، سی اینډ ډبلیو والا نه دی ګرم، ټهیکیدارانو کارونه اوکړل، تر اوسه پورې ټول دغسې ګرځی، مهربانی اوکړئ سپیکر صاحب! چې تاسو خپل حکومت سره دا شے، چې آیا تاسو سره پیسې شته که نشته؟ اول خو دا فیصله اوکړئ۔

جناب سپیکر: (مشیر مواصلات وتعمیرات سے) آپ کو سمجھ آگئی ہے اس کی بات کی؟

جناب محمود احمد خان: میں اردو میں بات کرتا ہوں، یہ فیصلہ کرلو کہ آپ لوگوں کے پاس پیسے ہیں کہ نہیں ہیں؟ پہلے تو یہ آپس میں مشورہ کرلو کیونکہ فنانس منسٹر صاحب ادھر اٹھ کے اور بات کرتے ہیں، ادھر اور باتیں شروع ہو جاتی ہیں، جو Ongoing سکیمیں سٹارٹ ہیں اور آپ لوگوں نے پچاس پچاس لاکھ روپے ایلوکیشنز رکھی ہیں، آیا یہ سکیم کب تک مکمل ہو جائے گی؟ اس کا آپ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، منور صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میرے دوست نیٹی صاحب نے کہا کہ منسٹر صاحب یہ جواب دیں کہ ان کے پاس پیسے ہیں کہ نہیں ہیں؟ وہ تو میرے خیال میں اگر آپ جواب نہیں دے سکتے تو میں دیتا ہوں کہ واقعی پیسے آپ لوگوں کے پاس نہیں ہیں کیونکہ جناب سپیکر! آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند ڈسٹرکٹس کو انہوں نے Identify کیا ہے، بلکہ کہا ہے کہ ان ڈسٹرکٹس کو آپ فنڈز ریلیز کریں۔ رورل روڈز میں ملاکنڈ، دیر، نوشہرہ، یہ ڈسٹرکٹس، کیا رورل روڈز صرف اسی ڈسٹرکٹس میں ہیں، باقی ڈسٹرکٹس میں نہیں ہیں سر؟ اگر اس طرح ہے جناب سپیکر! ہم کس کے پاس جائیں گے؟ جناب سپیکر! ان ڈیپارٹمنٹس سے کم از کم یہ چیز تو منگوالیں کہ یہ ڈسٹرکٹس آپ نے Nominate کیوں کئے ہیں کہ انہی ڈسٹرکٹس کو رورل روڈز میں پیسے ریلیز ہوں اور باقی ڈسٹرکٹس میں ریلیز نہ ہوں؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور دوسری بات، جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے یہی میرا کوئسچن ہے کہ 300 ملین کا یہ ایک پراجیکٹ ہے، یہ 15-2014 کی سکیم ہے، میرے خیال میں عباسہ خٹک روڈ، اس پہ ابھی تک

جو پہلے جو ریلیز ہوا ہے، ابھی تک اسی طرح بند پڑا ہوا ہے، Kindly جو Running سکیمیں ہیں، ان کیلئے جناب سپیکر! کم از کم فنڈز ریلیز کریں تاکہ کنٹریکٹر بھی Satisfy ہو جائیں اور کام بھی مکمل ہو جائے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب خان!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں تھوڑا، گډوډ به شی جی، پریږدئ چې دے لږ Explain کړی او د دې نه پس ته خبره اوکړه۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! ما وئیل چې Focus به ئې غلط شی کنه؟ چلو جی۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اگر تمام اپوزیشن ممبران کو اور اگر حکومتی ممبران کو موقع ملتا ہے تو میرے خیال میں یہی سارے کو ئسچنز اٹھائیں گے۔ منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ فنانس سے ڈیمانڈ کرتے ہیں لیکن جس طرح مفتی صاحب نے بات بتائی ہے ایک سکیم کی، 230 ملین کی ایک سکیم ہے اور تیسرا سال جاری ہے اور اسی سال میں پانچ ملین جو ہیں وہ ریلیز ہو گئے ہیں تو میرے خیال میں حکومت کو پتہ ہونا چاہیئے اور میں پہلے بھی کہہ چکا تھا، یہاں پہ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے تھے کہ صوبے کو مالی بحران کا سامنا ہے اور میں پہلے بھی ریکویسٹ کر چکا ہوں کہ یہ ماننا چاہیئے صوبے کو، بجائے اس کے کہ اب تمام صوبے میں جتنی بھی سکیموں سے آج آپ کال اٹینشن نوٹسز دیتے ہیں تو وہ بھی میرے خیال میں اسی مسئلے کیلئے ہے، سپیکر صاحب! یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ یہ مسئلہ کہاں پہ ہے اور کتنا مسئلہ ہے؟ میرے خیال میں ہم وزیر صاحب کو تو اس پہ تو الزام نہیں لگا سکتے، ظاہر ہے فنانس میں جو کچھ ہوگا، وہی کچھ ریلیز ہو گا، ایک تو یہ مسئلہ ہے۔ دوسرا جو سامنے آ رہا ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ Re-appropriation کر کے سکیمز میں حکومتی چہیتوں کا، ان کی دلچسپی ہوتی ہے ان سکیمز سے فنڈ اٹھا کے دوسری سکیموں میں Divert کرنا، اگر ایک طرف سے صوبہ مالی بحران کا شکار ہے اور دوسری طرف سے میں اس کو بد نظمی کا مظاہرہ، اگر بد انتظامی کا اگر شکار رہا تو میرے خیال میں یہ مسائل بڑھیں گے، مسائل کم نہیں ہوں گے، لہذا یہ بتایا جائے کہ مسئلہ کہاں پہ ہے اور کتنا مسئلہ ہے؟

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب! تو Respond کریں نا؟

مولانا مفتی فضل غفور: زه مؤور یم جی۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹھیک ہے آپ مؤور ہیں لیکن آپ نے اپنی بات کی، اکبر ایوب کو بات کرنے دیں تا کہ پھر آپ کو، جی اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر! یہ جتنی سکیمز جس طرح یہ بتا رہے ہیں کوئی 30 ملین کی سکیم ہے، اس میں ایلوکیشن کچھ کم ہے، یہ بجٹ جب پیش کیا گیا تھا تو یہی ایلوکیشنز تھیں اور اسی ہاؤس نے مل کر اس بجٹ کو پاس کیا تھا۔ جناب سپیکر! جب ایک نئی سکیم ڈھلتی ہے تو اس کے پراسیس میں Consultant involve ہوتا ہے، تقریباً آٹھ نو مہینے لگ جاتے ہیں، اسی لئے شروع میں کم ایلوکیشن رکھی جاتی ہے، اس کا استعمال ہونے کا یہ ہوتا ہے کہ ابھی ٹائم لگے گا تو زیادہ پیسے ادھر Park نہیں کئے جاتے، جیسے ہی ٹینڈر ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم کوشش کرتے ہیں کہ سکیمز کو ہم چلائیں اور ان کو اور فنڈز دیں اور فنانس سے بھی ہم مانگتے ہیں اور کچھ اپنے بھی جس طرح بابک صاحب نے کہا ہے Re-appropriations بھی ڈیپارٹمنٹس کرتے ہیں Need basis پہ، جو کام زیادہ تیز چل رہا ہوتا ہے، یہ کنٹریکٹرز پہ بھی Depend کرتا ہے، کچھ کام جلدی چلتے ہیں، کچھ کنٹریکٹرز زیادہ جلدی کام کرتے ہیں اور کچھ کنٹریکٹرز نرم ہوتے ہیں، اس کے مطابق ہم Re-appropriation کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! آگے بھی جانا ہے مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! یا تو مجھے Satisfy کریں یا گر اس طرح آپ Crush کر کے جائیں گے تو پھر ہمیں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں اس پہ اتنا کوئی موقع نہیں ملتا، ایک تو تقریباً تین چار لوگوں نے بات کی ہے۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: مجھے مطمئن کرے گا، یہ منسٹر کی ذمہ داری ہے، یہاں پہ لکھا ہے کہ اے ڈی پی سال 2016-17 ابھی تک فائنل نہیں ہے، 124 ممبران کو یہ چیز بھیجی گئی ہے تو 30 جون 2016 کو جس چیز پر 'Yes' کہا گیا تھا، وہ اے ڈی پی کیا فائنل نہیں تھی؟ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ اے ڈی پی فائنل نہیں

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں منسٹر صاحب سے۔ ہے، چھ مہینے کے بعد آپ کو پتہ نہیں کہ اے ڈی پی ہماری فائنل ہے کہ نہیں ہے؟ یہ جواب میں لکھا ہے

جناب سپیکر: جی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ جو جواب دیا ہے، ان کی جو سکیم ہے، آج اس کی Pre-PDWP بھی ہو گئی ہے، اگلے ہفتے جب پی ڈی ڈبلیو پی ہو گی، اس میں ان کی سکیم Approve ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، آپ اس کے ساتھ، یہ سکیم آپ کی Approve ہو جائے گی اور آپ۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس حوالے سے صاحب نے کچھ نہیں فرمایا، یہ جو لکھا ہے، یہ غلط لکھا ہے یا ٹھیک لکھا ہے، بس صرف منسٹر صاحب صرف اتنا فرمائیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میرے پاس وہ جواب نہیں ہے جی، میرے پاس جو جواب ہے، اس میں یہ چیز نہیں لکھی۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہیں، یہ سارے ایم پی ایز کے پاس ہے، سارے ایم پی ایز صاحبان چیک کر لیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اے ڈی پی فائنل ہے، جو سکیمیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان، پلیز۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اے ڈی پی فائنل ہے، سکیمز کے مطابق Approval ہو رہی ہے، اس میں مجھے تو نہیں پتہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس میں یہ لکھا ہے کہ اے ڈی پی فائنل نہیں ہے۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: مجھے جو Missing لگتا ہے، وہ یہ ہے، یہ میرے ایک سوال میں بھی ہے، مفتی فضل غفور صاحب کا ایک سوال آ رہا ہے، وہ 14-2013 کے حوالے سے سوال پوچھا گیا ہے۔ اصل میں سوالات جو ہیں اسمبلی کے درمیان میں دو مہینے تک شاید دو مہینے یا ڈیڑھ مہینے تک تو اسمبلی نہیں رہی اور سوالات پہلے Submit ہوئے ہیں اور جوابات بھی اسی Context میں آئے ہیں۔ Now so there is new situation وہ جو کہہ رہے ہیں، وہ New situation ہے، میرے خیال میں۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! کیا چاہتے ہیں، آپ بتائیں جی فائنل کیا کریں؟

مولانا مفتی فضل غفور: اتنا صرف ارشاد فرمائیں کہ اے ڈی پی آپ کی فائنل ہے کہ نہیں؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: بالکل فائنل ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: ہے، تو یہاں پر کیوں لکھا ہے فائنل نہیں ہے؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میرے پاس یہ چیز نہیں لکھی ہوئی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ 124 ممبران کے پاس پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ غلطی ہو گئی، غلطی مان لی، اب مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جن جن کے پاس یہ جواب ہے، ان کو بتائیں تھوڑا سا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: یار فائنل ہے، بالکل فائنل ہے، یہ وہی اے ڈی پی ہے جو آپ لوگوں نے اور ہم نے مل کر پاس کی ہے اور یہ وہی ایلوکیشنز ہیں جو ہم نے بجٹ میں پاس کی ہیں، جو آپ نے اور سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: آپ نے اے ڈی پی کے حوالے سے لکھا ہے، 'سوری' تو کر لیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے جواب پر، اپنے ڈیپارٹمنٹ کے غلط جواب پر 'سوری' تو کر لیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: آپ نے سوال کب جمع کروایا ہے؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! غلطی اس نے مان لی، غلطی مان لی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! میں اس پر آپ سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ اس ہاؤس کی بہت بڑی بے عزتی ہے کہ یہاں پر 124 ممبران کو جھوٹ بولا جا رہا ہے، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہماری اے ڈی پی فائنل ہے، یہاں پر لکھا جاتا ہے کہ 17-2016 کی اے ڈی پی ابھی تک فائنل نہیں ہے، جونہی اے ڈی پی فائنل ہو گی، یہ کب فائنل ہو گی؟

جناب سپیکر: میں ایک منٹ مفتی صاحب! اس نے Categorically کہا کہ یہ فائنل ہے، یہ اگر ٹیکنکل غلطی ہو گئی، ٹیکنکل غلطی ہو گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: تو 'سوری' کہہ دیں، یہ کیوں یہ اس طرح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب! یہ سوال مفتی صاحب سے پوچھیں، کب جمع کروایا ہے؟ میرا خیال ہے ایک سال ہو گیا ہے اس سوال کو جمع کروائے ہوئے، یہ اس وقت کا جواب ہے، اسی لئے آج ہم نے نیا جواب یہاں جمع کروایا ہے کیونکہ اس وقت اے ڈی پی فائنل نہیں ہوئی تھی، جب آپ نے سوال جمع کرایا تھا۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور، 3822۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ سوری 3820۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی، جی۔

* 3820 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام صوبہ بھر میں مختلف اقسام کی گاڑیاں زیر استعمال ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تمام گاڑیوں کی مرمت اور ایندھن کے اخراجات برداشت کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ کے زیر استعمال کل گاڑیوں کی کتنی تعداد ہے، ہر گاڑی کی نوعیت اور جن افسران کے زیر استعمال ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مالی سال 2013-14 کے دوران کس گاڑی کی مرمت اور ایندھن پر کتنا خرچ آیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) محکمہ ہذا اور اس کے ماتحت مختلف اداروں اور دفاتر کے زیر استعمال گاڑیوں کی کل تعداد 408 ہے جن کی تفصیلات بطور منسلکہ لف (الف) ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ii) سال 14-2013 کے دوران محکمہ ہذا کی گاڑیوں کی مرمت اور ایندھن کے اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! جو جواب ملا ہے، میں نے اس کو تفصیل سے نہیں پڑھا ہے لیکن ان شاءاللہ میں اس سے Satisfied ہوں گا۔

جناب سپیکر: 3822۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ وہی ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ جس میں اے ڈی پی فائنل نہیں ہے، وہی والا سوال ہے۔

جناب سپیکر: 3821۔

مولانا مفتی فضل غفور: 3826۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! اس کا جواب مجھے ابھی ملا ہے، اس کو کسچن کو اگر آپ ڈیفر کریں کسی اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ڈیفر کرتے ہیں۔ 3715، اعظم درانی۔

* 3715 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فلائی اوورز پر کل کتنا خرچہ ہوا ہے، دونوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) یہ درست نہیں ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر باب پشاور کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں۔

(ب) صرف ایک فلائی اوور تعمیر کیا گیا ہے جس کے دو لیولز ہیں۔ لیول ایک کا کل خرچہ 1227 ملین روپے ہے اور لیول ٹو کا کل خرچہ 443 ملین روپے ہے۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی، یہ کوئسچن ہے 3715۔" کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں؟" اس نے جواب دیا ہے کہ نہیں، ایک ہم نے فلائی اوور تعمیر کیا ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ صرف ایک ہے لیکن جناب سپیکر! اس پہ دو برج ہیں، ایک نہیں ہے، یہ آپ ذرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ انہوں نے، اعظم خان درانی صاحب نے سوال پوچھا ہے کہ 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں، ہم نے جواب دیا ہے کہ دو فلائی اوورز تعمیر نہیں کئے گئے ہیں، ایک فلائی اوور ہے، اس کے دو لیول ہیں۔ ہم نے یہ جواب دیا ہوا ہے اور انہوں نے خرچے کی تفصیل پوچھی ہے، وہ بھی ہم نے جو پہلا لیول ہے، وہ 1257 ملین ہے اور لیول ٹو کا 447 ملین، دونوں کا خرچہ ہم نے ان کو بتا دیا ہے کہ یہ دونوں لیول کے اوپر خرچہ ہے تو

One flyover with two levels, level I and level II.

جناب سپیکر: جی، درانی صاحب! صحیح Agreed؟

جناب اعظم خان درانی: صحیح Agreed۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 3727، اعظم درانی صاحب۔

* 3727 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ضلع بنوں میں کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائشی کالونیوں کے گھروں پر تزئین و آرائش کی مد میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، ہر ایک مکان/بنگلہ کے متعلق خرچے کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) ڈسٹرکٹ کونسل کی ضلع بنوں میں ایک کالونی ہے جو کہ 8 بنگلوں اور 9 کوارٹرز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ کوارٹرز پر گزشتہ تین سالوں میں ڈسٹرکٹ کونسل کے لوکل فنڈ سے تزئین و آرائش پر کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے، البتہ بنگلہ نمبر 3 پر مبلغ 11 لاکھ 50 ہزار روپے ڈسٹرکٹ فنڈ سے مرمت کی مد میں خرچ ہوئے ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے سپیکر صاحب! کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ضلع بنوں میں کالونیاں موجود ہیں" جواب دیا گیا ہے کہ "ڈسٹرکٹ کونسل کی ضلع بنوں میں ایک کالونی ہے جو کہ 8 بنگلوں اور 9 کوارٹرز پر مشتمل ہے" پھر میں نے مانگا ہے کہ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائشی کالونیوں کے گھروں پر تزئین و آرائش کی مد میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، ہر ایک مکان/بنگلہ کے متعلق تفصیل فراہم کی جائے" جناب سپیکر! اس میں جو تفصیل دی گئی ہے 11 لاکھ 50 ہزار روپے ڈسٹرکٹ فنڈ سے ہیں، اس کی تفصیل میں صرف فگرز دیئے گئے ہیں لیکن اس کی تفصیل چاہیئے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان! پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کا 3727 والا سوال؟

جناب سپیکر: ہاں 3727۔

جناب اعظم خان درانی: 3727۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں اور اس میں آپ کس چیز کی تفصیل چاہتے ہیں؟ آپ نے پوچھا ہے، میں Let me readout the Question then our answer, then your supplementary question۔ آپ نے پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ضلع بنوں میں کالونیاں موجود ہیں؟ جواب میں ہم نے لکھا ہے کہ ہاں، ایک کالونی ہے جس میں 8 بنگلے اور 9 کوارٹرز ہیں، ٹھیک ہے! آپ نے سوال پوچھا ہے کہ مذکورہ رہائشی کالونیوں کے گھروں پر تزئین و آرائش کی مد میں گزشتہ تین سال کے دوران کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، ہر ایک مکان بنگلے کے متعلق خرچے کی تفصیل الگ فراہم کریں؟ تو ہم نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ کوارٹرز پر گزشتہ تین سالوں میں ڈسٹرکٹ کونسل کے لوکل فنڈ سے تزئین و آرائش پر کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے، البتہ بنگلہ نمبر 3 پر مبلغ 11 لاکھ 50 ہزار روپے ڈسٹرکٹ فنڈ سے مرمت کی مد میں خرچ ہوئے

ہیں، یعنی ہم نے جواب یہ دیا ہے کہ ایک ہی بنگلہ، اس بنگلے کا نام بھی ہم نے نہ لیا ہے کہ اس کے اوپر خرچہ ہوا ہے، تو سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے ان کا؟

جناب سپیکر: جی، اعظم خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی، اعظم صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: یہ آپ ذرا بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے، اس میں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ہں؟

جناب اعظم خان درانی: یہ کیا چیز بنائی ہے آپ نے اس میں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ This is something fresh، نہیں، ظاہر ہے یہ ڈیٹیل منسٹر کو نہیں معلوم ہوتی ہے، اگر آپ نیا سوال کریں گے تو میں آپ کو وہ تفصیل بھی بتاؤں گا لیکن میرا خیال ہے آپ کا جو اصل کوئسچن ہے، وہ دوسرے والا ہے، آپ اس پہ Focus کریں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، نیکسٹ، اعظم خان 3737۔

* 3737 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں ڈسٹرکٹ کونسل کی رہائشی کالونی میں ایک تا آٹھ بنگلے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائشی کالونی کے بنگلے میں کون کونسے افراد رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، پتہ اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ بنگلے بطور عہدہ الاٹ کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ضلع بنوں میں ڈسٹرکٹ کونسل کے رہائشی کالونی میں کل آٹھ بنگلے موجود ہیں جس میں تین عدد پرانے جبکہ پانچ عدد بنگلے زیر تعمیر ہیں جو کہ AACs کیلئے مختص ہیں اور ابھی تک سی اینڈ ڈبلیو نے تحویل میں

نہیں دیئے ہیں۔ان پانچ زیر تعمیر بنگلوں میں دو عدد بنگلے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تین عدد بنگلے ابھی تک زیر تعمیر ہیں جس پر ابھی تک درج ذیل فنڈ خرچ ہو چکا ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

ADP-105-120626-2015-16: Construction of residential Banglow in Bannu.

Cost Rs: 62.0 Million.
Exp Rs: 53.141 Million

02 Nos Banglows are completed while the remaining 03 Nos Bangalows under construction.

باقی رہائش پذیر لوگوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل بنگلہ جات/کوارٹرز ملکیت ڈسٹرکٹ کونسل بنوں واقع بنوں کینٹ

نمبر شمار	نام الاٹی	بنگلہ نمبر	ماہانہ کرایہ	تفصیل بنگلہ جات
1	ملک گل باز خان ڈسٹرکٹ ممبر	بنگلہ نمبر1	---	نئی تعمیر ہو چکی ہے، غیر قانونی مقیم ہے۔
2	اے پی اے، ایف آر بنوں	بنگلہ نمبر2	---	نئی تعمیر ہو چکی ہے۔
3	ملک شاہ محمد خان، ایم پی اے بنوں	بنگلہ نمبر3	---	اے ڈی سی کیلئے (Designated) مختص تھا لیکن بعد ازاں اس کو الاٹ کیا گیا۔ بنگلہ ہذا کی تا حال ٹیکنکل برانچ نے ماہانہ کرایہ کی Assessment نہیں کی ہے جبکہ ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو بحوالہ لیٹر نمبر523-26/SDC/Bu, dated 10-06-2016 کو Assessment کیلئے بمعہ ریمائنڈر مطلع کیا جا چکا ہے۔
4	اکرام اللہ خان، پی اے ٹو کمشنر بنوں	بنگلہ نمبر5	4533/-	
5	اسسٹنٹ کمشنر بنوں	بنگلہ نمبر6	---	مذکورہ آفیسر کو بحوالہ آفس لیٹر نمبر 216/DCB/Bu مورخہ 9-2-2015 ڈیمانڈ بھجوایا گیا ہے۔ کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔
6	تیمور علی شاہ، چوکیدار ڈسٹرکٹ کونسل بنوں	کوارٹر نمبر1	891/-	---

7	حاجی عنایت اللہ، سابق اے ڈی او(ڈسٹرکٹ کونسل بنوں)	کوارٹر نمبر2	2955/-	---
8	امیر زادہ خان، سپروائزر فوڈ آفس بنوں	کوارٹر نمبر3	936/-	---
9	عمر فاروق خان، جونیئر کلرک ڈسٹرکٹ کونسل بنوں	کوارٹر نمبر4	1900/-	---
10	ملک رحمان، جونیئر کلرک ڈسٹرکٹ کونسل بنوں	کوارٹر نمبر5	1002/-	---
11	سید فخر الدین شاہ ایڈوکیٹ	کوارٹر نمبر6	3300/-	سابقہ ضلعی نائب ناظم بنوں جو اس کوارٹر میں غیر قانونی مقیم ہے اور بطور آفس استعمال کر رہا ہے۔
12	امجد عمران خان، اسسٹنٹ ٹو کمشنر آفس بنوں	کوارٹر نمبر7	2002/-	---
13	ظفر علی خان، ہال چوکیدار ڈسٹرکٹ کونسل بنوں	کوارٹر نمبر8	910/-	---
14	عصمت اللہ خان، جونیئر کلرک اے پی اے آفس بنوں	کوارٹر نمبر9	1235/-	---

جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں ڈسٹرکٹ کونسل کی رہائشی کالونی میں ایک تا آٹھ بنگلے موجود ہیں؟ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائشی کالونی کے بنگلے میں کون کونسے افراد رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، پتہ اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ بنگلے بطور عہدہ الاٹ کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب سپیکر! تفصیل میں اگر آپ دیکھیں تو بنگلہ نمبر 1 ملک گل باز خان ڈسٹرکٹ ممبر، ساتھ میں لکھا ہے کہ نیا تعمیر ہو چکا ہے، غیر قانونی مقیم ہیں۔ بنگلہ نمبر 2 سر! دیکھیں یہ نیا تعمیر ہو چکا ہے۔ بنگلہ نمبر 3 ذرا دیکھ لیں جی، یہ ملک شاہ محمد خان ایم پی اے، یہ بھی میرے خیال میں غیر قانونی طور پر مقیم ہیں اس میں۔ جناب سپیکر! اب یہ بتایا جائے کیا ان سے کرایہ لیتے ہیں کہ نہیں، یا ویسے بنگلے دیئے گئے ہیں؟ یہ ہر ایک ضلع میں ایسا ہے کہ لوگ بنگلوں میں گھس جاتے ہیں اور اس میں رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! میں نے یہاں آنے سے پہلے ڈپٹی کمشنر سے یہ ڈیٹیلز لے لیں، اپنے آپ کو، مطلب Memory کو Refresh کیا اور میں نے ان کو بتادیا کہ اس میں آپ نے ایڈمٹ کیا ہے کہ کچھ جگہوں کے اندر Unauthorized لوگوں کے ساتھ ہیں، اس کے خلاف آپ فوری کارروائی کریں۔ اب ممبر صاحب جس طرح مطمئن ہوتے ہیں، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ جو Unauthorized ہیں، حکومت کو Rent نہیں دے رہے تو ادھر That Bungalows should be vacated or if they are authorized, they should pay rent to the Government in the District Government.

جناب سپیکر: جی۔

جناب اعظم خان درانی: اس کو جی کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں نا؟

جناب سپیکر: اوکے۔ 'نیکسٹ'، 3736، اعظم خان درانی۔

جناب اعظم خان درانی: دا خو جی کمیتئ ته اولیږه کنه؟

جناب سپیکر: ناں، وہ تو کہتے ہیں کہ آپ، جی عنایت خان! وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دو، کیا کہتے ہیں آپ؟

سینئیر وزیر (بلدیات): آپ کمیٹی کی بات کرتے ہیں، آپ کمیٹی کی بات کرتے ہیں یا میں اپنے لیول پہ اس پہ ایکشن لوں؟ آپ جو کچھ بھی کہنا چاہتے ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی جی ٹھیک ہے، کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it my say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Next Question 3736, Azam Durrani.

* 3736 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں، ایک حیات آباد سے پشاور اور کارخانوں کو جاتا ہے اور دوسرا کارخانوں سے حیات آباد کو جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کارخانوں سے آنے والے فلائی اوور دوسرے سے زیادہ اونچا تعمیر کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو کارخانوں سے آنے والے فلائی اوور پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل اور ان سے ٹریفک کے روانی میں کتنا فائدہ ہوا ہے، نیز کارخانوں سے حیات آباد جانے والی ان گاڑیوں کی تعداد کی تفصیل روزانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے جو براستہ اس اونچے فلائی اوور سے حیات آباد کو جاتی ہے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) یہ درست نہیں ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں، صرف ایک فلائی اوور تعمیر کیا گیا ہے جس کے دو لیول ہیں۔ لیول ون کی ایک شاخ کا ایک راستہ حیات آباد سے پشاور اور دوسری شاخ کا راستہ حیات آباد سے کارخانوں مارکیٹ کو جاتا ہے۔

(ب) یہ اس فلائی اوور کا دوسرا لیول ہے۔

(ج) اس کی تعمیر پر NLC کے بل کے مطابق 487.285 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جبکہ NLC کو فائنل بل کی ادائیگی ابھی کرنی ہے۔ اس کی تعمیر سے کارخانوں سے حیات آباد تک ٹریفک بغیر کسی رکاوٹ کے گزر رہی ہے، اس فلائی اوور سے روزانہ تقریباً 15000 گاڑیاں گزرتی ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: آپ نے ماشاءاللہ لوکل گورنمنٹ پہ کافی کام کیا ہے۔

جناب اعظم خان درانی: میرا دوست ہے یہ لیکن کام نہیں کرتا ہے میرا۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

جناب اعظم خان درانی: "کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں، ایک حیات آباد سے پشاور اور کارخانوں کو جاتا ہے اور دوسرا کارخانوں سے حیات آباد کو جاتا ہے؟"

جناب سپیکر! "(الف) یہ درست نہیں ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو

فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں، صرف ایک فلائی اوور تعمیر کیا گیا ہے جس کے دو لیول ہیں، لیول ون کی ایک شاخ کا ایک راستہ حیات آباد سے پشاور اور دوسری شاخ کا راستہ حیات آباد سے کارخانوں مارکیٹ کو جاتا ہے۔" "(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کارخانوں سے آنے والے فلائی اوور دوسرے سے زیادہ اونچا تعمیر کیا گیا ہے؟" "(ب) یہ اس فلائی اوور کا دوسرا لیول ہے۔"

جناب سپیکر: کتنا اونچا ہے؟

جناب اعظم خان درانی: سر! یہ نہیں پتہ ہے کہ یہ واقعی اونچا ہے کہ نہیں؟ یہ اونچا ہے اس دوسرے فلائی اوور سے "(ج) اگر (الف) و(ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو کارخانوں سے آنے والے فلائی اوور پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل اور ان سے ٹریفک کے روانی میں کتنا فائدہ ہوا ہے، نیز کارخانوں سے حیات آباد جانے والی ان گاڑیوں کی تعداد کی تفصیل روزانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے جو براستہ اس اونچے فلائی اوور سے حیات آباد کو جاتی ہیں؟" جناب سپیکر! تفصیل اس نے دی ہے 15 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں روزانہ، میں حلفاً کہتا ہوں کہ اگر ایک ہزار بھی گزریں نا تو اس کیلئے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اوکے اوکے، پہلے تو وہ ختم کریں نا؟

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! اس کیلئے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے تاکہ روزانہ کی بنیاد پر یہ دیکھ لے کہ کتنی گاڑیاں گزرتی ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں میڈم! میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس فلائی اوور کے جو دو Stages ہیں، سب سے زیادہ خرچہ اس کے اوپر والے سٹیج پر آیا ہے، اس کو Height دی گئی ہے اور زیادہ جو بجٹ اس پر لگا ہے، وہ اوپر والے سٹیج پر لگا ہے اور جناب سپیکر! جو اوپر کا فلائی اوور ہے، وہ کارخانوں سے فیز تھری چوک میں اترتا ہے لیکن وہ استعمال اسلئے نہیں ہوتا کہ اس فلائی اوور پر چڑھنے سے پہلے فیز فور سے ایک شارٹ کٹ راستہ ہے اور مین سڑک ہے، اس کے تھرو لوگ حیات آباد میں Enter ہوتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ کی فیزیبلٹی رپورٹ بالکل غلط تھی اور فضول میں بجٹ Hurry میں، آپ کہہ سکتے ہیں کہ پوائنٹ سکورنگ

کیلئے جلدی میں بنایا گیا تھا،اس اوپر کے فلائی اوور کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی،بجائے اس کے جو فیز فور سے Entry ہوتی ہے فیز تھری تک،اس پر لگانا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:آپ کوئسچن کریں میڈم! تقریر نہ کریں۔

محترمہ عظمیٰ خان:جناب سپیکر! یہ پرسنل انٹرسٹ کی ہم بات نہیں کر رہے،نہ ہم پوائنٹ سکورنگ کرتے ہیں۔ سر! گورنمنٹ کے فنڈ کا ضیاع ہوا ہے،اس پر آپ ضرور کمیٹی بنائیں یا اس کو کمیٹی میں ریفر کریں۔

جناب سپیکر:میرے خیال میں آپ کوئسچن کریں،عنایت خان!

سینئیر وزیر (بلدیات):ویسے،ویسے تھوڑی تفصیل سنیں،تفصیل سنیں،اگر مطمئن نہ ہوں تو پھر بات آگے چلائیں گے۔

جناب سپیکر:جی جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات):دیکھیں،ایک تو میں خود جاتا ہوں نا Daily،میرا گھر ہے بالکل فلائی اوور کے سیدھا آگے،کوئی ایک کلو میٹر آگے میرا گھر ہے اور بہت بڑا فرق آیا ہے،بہت بڑا فرق آیا ہے اور جو لوگ Objectively دیکھیں گے تو اس فلائی اوور سے وہاں کے لوگوں کی زندگی جو ہے وہ بہتر ہو گئی ہے۔یہ جب کہا جاتا ہے کہ ایک لیول کے اوپر،جو اوپر لیول ہے،اس پہ زیادہ خرچہ ہوا ہے،ٹریفک کاؤنٹ کم ہے۔ دیکھیں اوپر لیول کے اوپر 15 ہزار گاڑیاں جاتی ہیں اور جو دوسرا لیول ہے،اس کے اوپر ٹریفک کاؤنٹ جو ہے وہ ایک لاکھ 50 ہزار گاڑیاں ہیں اور یہ 10 ڈاؤن دی لائن یہ کاؤنٹنگ ہوئی ہے اور 10 سال ڈاؤن دی لائن یہ کاؤنٹ کہاں پہنچیں گے،ٹھیک ہے اور کیوں یہ دو لیول اس طرح بنائے گئے ہیں؟اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ڈیزائننگ میں نیچے ریلوے لائن ہے اور اس Conflict کو Avoid کرنے کیلئے یہ ڈیزائن بنا ہے،تو مستقبل کے اندر اگر اس ریلوے لائن کو اپ گریڈ کیا جائے گا،Renovate کیا جائے گا تو یہ بھی Conflict نہیں آئے گا،اس سے بھی ٹریفک گزرے گی اور اوپر فلائی اوور بھی فنکشنل ہو گا،یہ جو پورا ڈیزائن ہے،یہ اس ریلوے لائن کو نظر میں رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کے ساتھ Conflict نہ ہو۔تو This is rational, I have explained it اور میرا خیال ہے کہ اس پر کمیٹی کو بھیجنے کی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے،میرا یہ خیال ہے اگر یہ سمجھتے ہیں تو پھر آپ ووٹ کر لیں اس پہ۔

جناب سپیکر: جی، اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: جی کمیٹی بھیجنے کیلئے، اس کیلئے ایک کمیٹی بنائیں تاکہ یہ دیکھ لے کہ کتنی گاڑیاں گزرتی ہیں، 15ہزار واقعی ٹھیک ہے کہ نہیں؟ میں ایک ہزار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کون اس کو شمار کرے گا، آپ گنتی کریں اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: انجینئرز ہیں نا جی، جس کے پاس یہ ریڈنگ ہے کہ 15ہزار گزرتی ہیں۔

جناب سپیکر: اعظم خانه! گزاره اوکړه دیکښې خیر دے دا به هسې لکه دغه وی۔ جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ هغه عنایت الله خان لږه توجه به غواړمه د مسنټر صاحب، عنایت الله خان! که لږه توجه مو مونږ ته اوکړه۔ سپیکر صاحب! دا چې کوم باب پیښنور دے، زه یواځې نه زما یقین دا دے ممبرانو صاحبانو هم خبره اوکړه، که مونږ دې ته اوګورو د دې نه ټولو نه لوئې نقصان چې دے هغه چې کوم بین الاقوامی شاهراه ده، افغانستان ته چې کومه شاهراه تلې ده، عنایت الله خان د اوس اوګوری چې دا شاهراه ظاهره خبره ده چې دا سنټرل ایشیاء ته تلې ده، هغه بین الاقوانی شاهراه چې ده، هغهساړهې دس فټ پاتې شوه، ساړهې دس فټ، بله خبره چې دلته خو د دې حکومت د طرف نه د پنجاب په حکومت باندې ډیر الزامونه لګی چې شهباز شریف صاحب بغیر د ټینډرو کارونه ورکوی، منسټر صاحب د دا خبره اوکړی چې دا باب پیښنور جوړیدو، په کوم اخبار کښې ټینډر راغلے وو، کوم ټهیکیدارانو دې ته اپلائی کړې وه، مقابله پرې چا کړې ده؟ بلکه زما دا خیال دے چې په دې باب پیښنور کښې په کوم شکل باندې دا ټهیکه ورکړې شوې ده، په کوم شکل باندې په دیکښې کرپشن شوے دے خو د هغې نه علاوه څنګه چې ممبرانو صاحبانو خبره اوکړه چې دا حیات آباد چې د فیز تهری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگ پلیز، آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ یہ پلیز، ارباب صاحب آپ لوگ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب سردار حسین: فیز تهری چوک چې دے که مونږه حیات آباد ته اوګورو، که دا فلائی اوور چې دوئ وائی چې په دوه لیوله کښې دے چې که دا نه وو، زما نه

دے یقین چې په هغه ځائې کښې چرته روډ بلاک شوے دے ، بهرحال ظاهره خبره ده، دا خو په اردو کښې وائی چې "اپنوں کو نوازنے کیلئے ایک سکیم تھی اور وہ دے دی گئی ہے"

Mr. Speaker: Inayat Khan! Please explain.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! یہ جو بابک صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے، وہ تو فریش کوسچن ہے لیکن میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کوسچن بھی ہے، تھوڑی وضاحت بھی ہے، آپ کر لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں جواب دے دیتا ہوں، میں جواب دے دیتا ہوں۔ دیکھیں یہ نیشنل لاجسٹک سیل نے اس کو Implement کیا ہے جو کہ گورنمنٹ آف پاکستان کا ادارہ ہے اور نیشنل لاجسٹک سیل کیلئے کسی کنٹریکٹ کی اور Competition کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، یہ KPPPRA رولز کے تحت بھی Competition کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، حکومتی قانون کے تحت بھی Competition کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، ان کو KPPPRA بھیجا گیا، جتنی بھی Regulating Agencies تھیں، یہ فائل ان کو بھیجا گیا اور سب نے اس پہ لکھا، یہ سنگل سورس جو ہے، ٹینڈرز یہ پنجاب میں بھی ہوتے ہیں، ادھر بھی ہوتے ہیں، FWO, NLC یا کوئی دوسری حکومتی ایجنسی، FWO, NLC تمام حکومتی ایجنسیز کو دیا جاتا ہے، نمبر ایک۔ بابک صاحب کی توجہ چاہوں گا، نمبر دو، اس فلائی اوور کے اوپر ڈیڑھ ارب روپے سے زیادہ پیسے، کوئی ڈیڑھ ارب سے، اسی قسم کے فلائی اوور کے اوپر پنجاب میں چار ارب کے پیسے آئے ہیں، تو یہ ہے کہ یہ Cost efficient ہے، اس پہ Cost کم آئی ہے، اس پہ زیادہ آئی ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ میں نے بات کی ہوئی ہے کہ یہ جو لیول ٹو اور لیول ون کا مسئلہ ہے، یہ فری ریلوے کاریڈور دینے کیلئے ہے، یہ ڈیزائن اس لئے کہ فیوچر کے اندر فری ریلوے کاریڈور دیا جائے گا، تو اس وجہ سے I hope, I have explained the Question.

Mr. Speaker: Okay. Next, next, Madam Aamna Sardar, 3812.

* 3812 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جون میں وزیر اعلیٰ صاحب نے گلیات کا دورہ کیا تھا اور وہاں پر ترقیاتی منصوبوں کیلئے فنڈ کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو وزیر اعلیٰ صاحب نے ترقیاتی منصوبوں کیلئے کتنے فنڈ کا اعلان کیا ہے اور مذکورہ فنڈ کس مد میں استعمال ہو گا، نیز حکومت مذکورہ اعلانات پر کب تک عملدر آمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، وزیر اعلیٰ صاحب نے 01-06-2014 کو گلیات کا دورہ کیا تھا اور ترقیاتی منصوبوں کیلئے فنڈ کا اعلان کیا تھا۔

(ب) وزیر اعلیٰ صاحب نے روڈز کی کشادگی، کلوٹس اور حفاظتی پشتوں وغیرہ کیلئے 793 ملین فنڈ کا اعلان کیا تھا اور اسی اعلان کی روشنی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بحوالہ چٹھی نمبر FD/7-119/2014-15 SO(Dev-IV) مورخہ 19-09-2014 سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو یہ فنڈز جاری کئے اور PDWP نے 19-06-2014 کو جن سکیموں کیلئے Approval دی، محکمہ بلدیات نے 12-09-2014 کو ان کیلئے Administrative approval جاری کر دی جو کہ درج ذیل ہے:

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
LOCAL GOVERNMENT, ELECTIONS & RURAL DEVELOPMENT DEPARTMENT

No.PO(LG)2-398/PDWP/2014
Dated the Peshawar; 12th August, 2014

To

The Director General,
Gallyat Development Authority,
Abbottabad.

Subject: ADMINISTRATIVE APPROVAL

In exercise of powers delegated vide Part-I second Schedule of delegation of Powers under the Financial Rules and Powers of Re-appropriation Rules 2001, the Government of Khyber Pakhtunkhwa is pleased to accord the Administrative Approval for the implementation of the following scheme approved by PDWP on 19-06-2014:-

	Name of Scheme	Year	Cost Rs.

S. #			in (M)
	Rehabilitation/Repair of location Roads in different towns in the jurisdiction of GDA, District Abbottabad (Non-ADP). The scheme includes the following roads:-	2014-15	167.293
		Length in KM	Rs. in (M)
01	Nathiagali Location Road	9.314	151.996
02	Donga-Gali Town	3.125	11.07
03	Changla-Gali Town	3.333	27.097
04	Khera Gali	2.881	16.142
05	Ghora Dhaka Location (Ayubia)	3.541	18.292
06	Khanspur Local Road	3.231	23.385
07	Thandiani Local Roads	3.730	40.600
08	Dorian to Dhara Road	3.00	32.948
09	Kuza Gali Ayubia Khanspur Road including Link roads	8.500	252.511
10	Tauheedabad link roads	1.500	14.827
11	Kali Mundi Badhiar Road	5.000	49.154
12	Kaneesan Road	1.000	7.000
13	Chanmari Batnara Road	4.500	58.299
14	Chachan to Batnara Road	3.500	44.632
15	Charian to Jaster Road	1.100	13.754
16	Khaira Gali Link Roads	1.000	14.205
17	Link Roads Thandiani	1.000	5.900
18	3% hiring charges of consultants for construction supervision (on other roads at S. No. 8 to 10)	---	11.246
Total		---	793.05

The expenditure involved will be met out of the grant to be released to Gallyat Development Authority by Finance Department for development works in GDA area during the current financial year as per detail mentioned above.

The Administrative Approval does not constitute any sanction to the design / rates provided in the rough cost estimates. The financial responsibility of the design / rates rest with the

authority competent to accord Technical Sanction to the cost estimate.

The sanctioning authority shall allow appropriate rates after observing all codal formalities / standing instructions regarding schedule of rates and financial regularity. The work shall be taken in hand after release of funds and proper technical sanction of the cost estimate.

-Sd-
(HAFIZ-UR-REHMAN)
SECRETARY LG, E&RDD

<u>Endst: of even No. & Date.</u>
Copy forwrded to:-

1. The Accountant General, Khyber Pakhtunkhwa.
2. The Secretary Finance Department, Khyber Pakhtunkhwa.
3. The Secretary P&D Department, Khyber Pakhtunkhwa.
4. The Chief RD Section P&D Department, Khyber Pakhtunkhwa.
5. The Section Officer, (Dev-IV), Fincane Department, Khyber Pakhtunkhwa.
6. PS to Secretary, LG, E&RDD, Khyber Pakhtunkhwa.

-Sd-
CHIEF PLANNING OFFICER
LG, E&RDD

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> شکریہ۔ سر، یہ میں نے سوال کافی پہلے پوچھا تھا گو کہ اس کا جواب مجھے میرا خیال ہے ڈیڑھ سال بعد مل رہا ہے، وہ بھی اسلئے کہ ابھی اس پہ کچھ کام شروع ہو گیا ہے بہر حال جو میرا سوال تھا، میں نے پوچھا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے گلیات کا دورہ کیا تھا اور وہاں پر ترقیاتی منصوبوں کیلئے فنڈ کا اعلان کیا تھا تو کچھ کام تو بظاہر نظر آرہا ہے وہاں پر لیکن ابھی بھی کافی کام وہاں پہ توجہ طلب ہے، تو میری خواہش ہو گی کہ وہ میں وزیر بلدیات صاحب کے نوٹس میں لے آؤں۔ میں Written بھی دے دوں گی کہ کس قسم کے کام کی وہاں پہ زیادہ ضرورت ہے، واٹر سپلائی اور Bridle path کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے تو ٹھیک ہے سر، میں اس پر زیادہ Focus نہیں کروں گی کیونکہ کام نظر آرہا ہے، ہو رہا ہے کچھ۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی ہاں، شکریہ۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' کوئسچن 3846، اعزازالملک صاحب۔

* 3846 _ جناب اعزازالملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ہزارہ ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں موجودہ افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیاں، ٹرک اور مشینریاں موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ مواصلات و تعمیرات ہزارہ ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیوں /ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، نوعیت خرابی و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈویژن ہزارہ میں جز(i) اور جز(ii) کی ضلع وائز مکمل تفصیلات درج ذیل ہیں:

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ایبٹ آباد جز(i) کی تفصیل:

نمبر شمار	آفیسر کا نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کی قسم	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	انجینئر اعجاز حسین انصاری	چیف انجینئر (East)	19	ٹیوٹا کرولا (GLI)	2015	AA-4466
2	انجینئر عامر ندیم درانی	سپرنٹنڈنگ انجینئر سی اینڈ ڈبلیو سرکل ایبٹ آباد	19	ٹیوٹا کرولا (XLI)	2010	A-9856

3	انجینئر رافع الدین	سپرنٹنڈنگ انجینئر سی اینڈ ڈبلیو سرکل بٹگرام	19	ٹیوٹا کرولا(XLI)	2010	A-1277
4	ذوالفقار علی	سپرنٹنڈنگ انجینئر (HQ)	18	ٹیوٹا کرولا(XLI)	2010	A-1525
5	اللہ نواز	ایگزیکٹیو انجینئر	18	ٹیوٹا ویگو	2009	AA-9173
6	نعمان بشیر	ایس ڈی او	17	جمنی سوزوکی جیپ	2013	AA-2724
7	طاہرہ گل	ایس ڈی او	17	سوزوکی کلٹس	2013	AA-1525
8	سردار نعیم	ایس ڈی او	17	جمنی سوزوکی جیپ	2013	AA-5815

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ایبٹ آباد جز(ii) کی تفصیل:

نمبر شمار	گاڑی کا نام	موجودہ حالت / عرصہ خرابی	نوعیت خرابی	تخمینہ لاگت برائے مرمت
1	i۔رولر شہ زور ii۔رولر شہ زور iii۔رولر شہ زور iv۔رولر شہ زور	ناقابل استعمال/5سال ناقابل استعمال/4سال ناقابل استعمال/5سال ناقابل استعمال/3سال	انجن حصہ گیئر بکس وغیرہ ایضاً ایضاً ایضاً	تقریباً آٹھ لاکھ تقریباً سات لاکھ تقریباً چھ لاکھ تقریباً چھ لاکھ
2	نسان ڈمپر ایکسیڈنٹ	ناقابل استعمال/ 4سال	مکمل باڈی فرنٹ شو، انجن گیئر وغیرہ	تقریباً بیس لاکھ
3	ڈمپر ٹرک (PRK-8878)	ناقابل استعمال تقریباً25سال	مکمل سکریپ حالت میں ہے	ایضاً
4	ہینو ڈمپر(KB-2)	ناقابل استعمال/ 10سال	مکمل سکریپ حالت میں ہے	تقریباً15لاکھ
5	پے ڈوزر -JCB 425-1)	ناقابل استعمال/ 15سال	ایضاً	ایضاً
6	پے ڈوزر (JCB- 430-1)	ناقابل استعمال/ 25سال	ایضاً	ایضاً
7	پے ڈوزر (JCB- 430-II)	یضاً	ایضاً	ایضاً
8	یونی موگ/سنو کٹر	ناقابل استعمال عرصہ 8سال	انجن مکمل، گیئر بکس، ٹائر	ماڈل پرانا ہونے کیوجہ سے سپیئر پارٹس مارکیٹ میں دستیاب نہیں
9	رولا یا سنو کٹر	ناقابل استعمال عرصہ 8سال	انجن مکمل، گیئر بکس، ٹائر	ایضاً
10	بلڈوزر(B-7)	ناقابل استعمال/ 15سال	مکمل سکریپ	ایضاً
11	ٹریکٹر فورڈ	ناقابل استعمال/ 12سال	ایضاً	ایضاً
12	ہینڈ گائیڈڈ رولر نمبر1	ناقابل استعمال/ 25سال	ایضاً	ایضاً

13	ہنڈ گائیڈ ڈرول نمبر 2	ناقابل استعمال/ 15 سال	ایضاً	ایضاً
14	سوزوکی جیپ (KT-8931) ایکسیڈنٹ شدہ	ناقابل استعمال/ 16 سال	ایضاً	ایضاً
15	ٹرک چین اسمبلی برائے بلڈوزرز	ناقابل استعمال/ 13 سال	قابل استعمال فالتو حالت میں ہے	ایضاً

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن کوہستان (i) کی تفصیل:

مذکورہ ڈویژن میں کوئی ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑی موجود نہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	محمد نعیم	ایکسیئن	17	ٹیوٹا	2006	A-1038
2	حسیب الرحمان	ایس ڈی او	17	ٹیوٹا	2006	A-1036
3	فخر السلام	ایس ڈی او	17	جمنی سوزوکی جیپ	2013	A-1056
4	صلاح الدین	ایس ڈی او	11	کلٹس	2013	AFR

سی اینڈ ڈبلیو تورغر (i) کی تفصیل:

مذکورہ ڈویژن میں کوئی ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑی موجود نہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	محمد بلال افضل	ایکسیئن	17	ٹیوٹا پک اپ 4x2 سنگل کیبن اسکو ڈبل کیبن میں تبدیل کیا گیا ہے	2012	AA-1002
2	احمد علی	ایس ڈی او	17	جمنی سوزوکی جیپ	2011	A-1301
3	سید عظمت علی شاہ	ایس ڈی او	11	ٹیوٹا پک اپ 4x2 سنگل کیبن اسکو ڈبل کیبن میں تبدیل کیا گیا ہے	2012	A-1009

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بٹگرام جز (i) کی تفصیل:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	یوسف شاہ	ایکسیئن	18	ٹیوٹا کرولا	2010	A-9846
2	سلیم الرحمان	ایس ڈی او	17	جمنی سوزوکی جیپ	2009	A-1010
3	نیاز محمد	ایس ڈی او	16	ایضاً	2013	A-1025

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بٹگرام جز (ii) کی تفصیل:

نمبر شمار	گاڑی کانام	رجسٹریشن نمبر	ماڈل نمبر	لاگت مرمتی	عرصہ خرابی
1	سوزوکی جیپ	A-1108	پاک1988	ناقابل مرمتی	15سال
2	سوزوکی جیپ	BC-4359	پاک1996`	ایضاً	08سال
3	سوزوکی جیپ	A-1273	پاک1988	ایضاً	15سال
4	ویلز جیپ یونیورسل	AD-1563	1960	ایضاً	20سال
5	ویلز جیپ یونیورسل	AD-5666	1974	ایضاً	15سال
6	شازور	DRRشازور نمبر9	1978	ایضاً	17سال
7	شازور	DRRشازور نمبر10	1987	ایضاً	17سال
8	شازور	DRRشازور نمبر11	1986	ایضاً	17سال

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ہری پور جز(i) کی تفصیل:

مذکورہ ڈویژن میں کوئی ناکارہ، خراب اور قابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑی موجود نہیں۔

نمبر شمار	آفیسر کانام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کانام	ماڈل نمبر	رجسٹریشن نمبر
1	سید رفاقت شاہ	ایکسیئن	18	جمنی سوزوکی جیپ	2013	A-1187
2	ریاض السلام	ایس ڈی او	17	سوزوکی پوٹوہار	1988	A-1129
3	لیاقت علی	ایس ڈی او	17	سوزوکی کلٹس	2013	A-1577
4	غلام رحیم	ایس ڈی او	11	سوزوکی کلٹس	2010	A-1188

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن مانسہرہ جز(i) کی تفصیل:

نمبر شمار	آفیسر کانام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کانام	ماڈل نمبر	رجسٹریشن نمبر
1	شفیق الرحمان	ایکسیئن	18	ٹویوٹاہائی لیکس4x4ڈبل کیبن2800CC	2010	AA-1156
2	حفیظ عمیر	ایس ڈی او بلڈنگ۔II (ایڈیشنل چارج)	17	سوزوکی کلٹس	2013	A-1319
3	سفیر گل	ایس ڈی او(روڈز۔II)	17	ٹویوٹا ہائی لیکس 4x4 سنگل کیبن2800CC	2015	AA-4370
4	سید نواز علی شاہ	ایس ڈی او (بلڈنگ۔I) (ایڈیشنل چارج)	11	جمنی سوزوکی جیپ	2013	AA-3557

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن مانسہرہ جز(ii) کی تفصیل:

نمبر شمار	گاڑی کانام	موجودہ حالت/عرصہ خرابی	نوعیت خرابی	تخمینہ لاگت برائے مرمت

1	ٹویوٹا ہائی لیکس 4x4 ڈبل کیبن2800CC	ناقابل استعمال/دوسال	گیئر بکس، انجن، ٹائر، باڈی	چھ لاکھ
2	سوزوکی پوٹوہار(05عدد)	ناقابل استعمال/پانچ سال	انجن،ٹائر، باڈی	پندرہ لاکھ
3	اسوزوجیپ	ناقابل استعمال/پانچ سال	انجن،ٹائر، باڈی	چھ لاکھ

جناب اعزاز الملک: شکریه محترم سپیکر صاحب۔ دا سوال یو څو میاشتې مخکښې ما کړے وو او زه د مفتی فضل غفور صاحب د دې خبرې سره اتفاق لرم چې د سوالونو جوابات لږ مخکښې ملاویږی نو مونږ به ئے ګورو او دا انتهائی اهم سوال دے۔ د دې نه مخکښې ایګریکلچر باره کښې ما سوال کړے وو خو په هغې هم زما تسلی اونشوه، هغه مسئله هم هغه شان پرته ده۔ ډیر په بیدردئ سره د شلو پینځویشتو کالو نه په مختلفو محکمو کښې ګاډی پراته دی، دغه شان د سی اینډ ډبلیو صورتحال دے، په دې یو ډویژن کښې ډیر لوئې لوئې قیمتی ګاډی ایبټ آباد ډویژن کښې د مودو نه پراته دی او نه هغه نیلام کیږی، نه د هغې مرمت کیږی۔ د دې دا وسائل که دې صوبائی خزانې ته راشی او دغه شان په هره شعبه کښې، زما دا درخواست دے که ټول وزراء ته تاسو هدایات ورکړل چې په خپله محکمه کښې کم از کم دا ځایونه ترې خالی کړی او د دې چې څومره آمدن دے، دا بلکه د صوبائی حکومت خزانې ته راشی نو دا به ډیره ښه وی، که زما دا سوال کمیټئ ته حواله شی او په دې باندې غور اوکړے شی نو دا به مناسب وی۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! معزز ممبر صاحب نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے۔ یہ جناب سپیکر! جب ہماری گورنمنٹ آئی تو خاص طور پہ مشینری کی لسٹ میں نے مانگی تو تقریباً بیس بیس سال سے، پندرہ پندرہ سال سے مشینری خراب پڑی ہوئی تھی، تو اس سلسلے میں ہم نے اس مشینری کو بیچنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس کے سلسلے میں پشاور میں دو آکشنز ہو چکے ہیں۔ شروع میں جناب سپیکر! ہم نے کیا تو ہمیں اچھے ریٹ نہیں ملے تو ہم نے نہیں بیچے، پھر ہم نے انکو چھوٹے چھوٹے Lots میں کر کے دیا ہے، دو آکشنز ہو چکے ہیں، تیسرا ہو رہا ہے ابھی اور اسی طرح جناب سپیکر! جب چھوٹے چھوٹے Lots میں ہم پورے صوبے میں جن ڈویژن میں مشینری پڑی ہے خراب، ان

کو ہم بیچ رہے ہیں اور جناب سپیکر! بڑی حیرت کی بات ہے کہ پچھلے تقریباً بیس سال سے مرمتی کیلئے فنانس سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو مشینری کی مرمتی کیلئے کچھ بھی نہیں ملا۔ ہم نے ابھی کیس بنا کے فنانس سے بھی Take up کیا ہے اور جن مشینریز میں اتنی زیادہ خرابی نہیں ہے، تھوڑے پیسوں سے ٹھیک ہو سکتی ہیں، ان کو ہم نے ٹھیک کرنے کا سلسلہ بھی جناب سپیکر! شروع کیا ہے اور گاڑیوں کا جہاں تک سوال ہے جناب سپیکر! یہ ایس اینڈ جی اے ڈی کا کام ہے، گاڑیاں بیچنا، یہ ہم نہیں بیچ سکتے، یہ ان کے زمرے میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ کمیٹی میں کہتے ہیں، آپ Agree کرتے ہیں؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی بالکل، بے شک کر دیں، اگر آپ کرتے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Agreed؟

جناب اعزاز الملک: او جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Item No. 07, Minister for Law please, Arif Yousaf!

جناب زرین گل: جناب! زما سوالونه پاتې دي جي۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! دا مونږ رانه ځی ګوري، کتنا ٹائم مفتی صاحب! نماز کیلئے۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: ناوخته دے جي۔

جناب سپیکر: ناوخته دے، آپ کے سوالات میں Next day میں لے لوں گا، بله ورځ به زه ستا سوالونه واخلم۔

جناب زرین گل: نه زه هډو خلاصومه، هډو هغه کومه او Not press کومه۔

جناب سپیکر: جي جي۔ زرین گل صاحب! دا دریواړه کوئسچنز په یو ځائې راوله بنه، دا دریواړه کوئسچنز، زرین گل۔

جناب زرین گل: ډیره شکریه جی، دا سوال نمبر-----

جناب سپیکر: 3858۔

جناب زرین گل: دا نمبر-----

جناب سپیکر: جی۔

* 3864 _ جناب زرین گل: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورغر کے علاقے میرہ اکازئی میں آبنوشی کی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ علاقہ میں آبنوشی کی ایک سکیم سپیشل پیکج کے تحت منظور ہوئی تھی، مذکورہ سکیم کی موجودہ حالت کیا ہے، نیز مکمل نہ ہونے کی وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ سکیم سپیشل پیکج برائے ضلع تورغر کے تحت 2012-04-12 کو منظور ہوئی تھی، اس کا ٹینڈر 31-05-2012 کو ہوا تھا جس کی مالیت 34.067 ملین ہے۔ اس سکیم کا 100% سورس مکمل ہے، 90% مین سپلائی مکمل ہو چکی ہے، مطلوبہ سکیم پر ابھی تک 25.000 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں، سول کورٹ میں Stay order ہونے اور Site پر لوگوں کے جھگڑوں کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے، مین سپلائی کی بقیہ Disputed حصے پر کورٹ کیسز کی وجہ سے اور لوگوں کی بے جا مداخلت کی وجہ سے کام کئی دفعہ بند کرنا پڑا اور اب سکیم پر کام جاری ہے۔ اگر مزید کوئی کورٹ Stay order یا Site پر جھگڑا نہ ہوا تو رواں سال 2016-17 میں مطلوبہ سکیم مکمل کی جائے گی۔

* 3858 _ جناب زرین گل: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورغر کے علاقہ میرہ مداخیل میں آبنوشی کی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ علاقہ میں آبنوشی کی ایک سکیم سپیشل پیکج کے تحت منظور ہوئی تھی، مذکورہ سکیم کی موجودہ حالت کیا ہے، نیز مکمل نہ ہونے کی وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) آبنوشی سکیم میرہ مداخیل پیکج برائے تورغر میں منظور ہوئی تھی، مذکورہ سکیم کی کل لاگت 17.133 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سکیم پر ابھی تک 11.895 ملین روپیہ خرچ کیا گیا ہے، مذکورہ سکیم 90% مکمل ہو چکی ہے اور سکیم کی فائنل ٹیسٹنگ جاری ہے اور امید ہے کہ بہت جلد علاقہ کے عوام کو پانی کی سپلائی شروع ہو جائے گی۔

* 3859 _ جناب زرین گل: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورغر کے علاقہ گڑھی حسن زئی میں آبنوشی کی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ علاقہ میں آبنوشی کی ایک سکیم سپیشل پیکج کے تحت منظور ہوئی تھی، مذکورہ سکیم کی موجودہ حالت کیا ہے، نیز مکمل نہ ہونے کی وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم گڑھی حسن زئی سپیشل پیکج برائے تورغر میں منظور ہوئی تھی، مذکورہ سکیم کی لاگت 10.293 ملین روپے ہے، سکیم کا 100% سورس مکمل ہے۔ مین سپلائی بھی 100% مکمل ہے، سٹوریج ٹینک اور ڈسٹری بیوشن پر کام جاری ہے تاہم کچھ مقامی جھگڑوں کی وجہ سے کام وقتاً فوقتاً بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے سکیم کی تکمیل میں تاخیر ہوئی، فی الوقت اختلافات کا ازالہ کیا گیا اور دوبارہ شروع ہو چکا ہے اور مذکورہ سکیم رواں مالی سال 2016-17 میں مکمل کی جائے گی۔

Mr. Zareen Gul: 3864, 3858 and 3859 not pressed.

Mr Speaker: Okay ji. Item No. 07, Arif Yousaf, please!

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، عارف یوسف! ایک منٹ، پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: میں، تھوڑا نماز کا ٹائم جا رہا ہے۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ایک پوائنٹ ایک انتہائی اہم مسئلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عارف یوسف پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! پھر ٹائم نہیں ملے گا نا؟

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): آئٹم نمبر 8 سر!

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7۔

معاون خصوصی برائے قانون: آئٹم نمبر 8 ہے سر! I think۔

Mr. Speaker: Arif Yousaf! Item No. 07.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا بوائلرز اینڈ پریشر 'ویسلز' مجریہ 2016)

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Boilers and Pressure Vessels Bill, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

بریک کرتے ہیں نماز اور وقفے کیلئے۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! میں نے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم نہیں ہے۔

سینئر وزیر (بلدیات): یہ بہت اہم مسئلہ ہے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی آپ جلدی جلدی، Quick, quick، پھر میں بریک کرتا ہوں نماز کیلئے، نماز کیلئے بریک، جی عنایت خان! پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ویسے میں اپوزیشن لیڈر کی بھی توجہ چاہتا ہوں، آپ کے تھرولیڈر آف دی اپوزیشن کی بھی توجہ چاہتا ہوں۔ سر! اگر آپ ہاؤس کو آرڈر میں کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ مولانا صاحب! آپ کو ریکویسٹ کرتے ہیں، وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): It's a very important issue، یہ دیکھیں ہمارے صوبے کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، میں پورے ایوان کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور میں آپ کے تھرو نلوٹھا صاحب کی، جو کہ مرکزی حکومت مسلم لیگ نون کا نمائندہ ہے، Specially ان کی بھی Intervention چاہوں گا۔ دیکھئے گزشتہ دو تین سال سے ہمارے صوبے کے اندر شناختی کارڈز کو بلاک کیا جا رہا ہے، لوگوں کے شناختی

کارڈز ایشو نہیں ہو رہے ہیں تین سال سے، میں خود دو تین کچھ لوگوں کیلئے تین سال سے میں جدوجہد کر رہا ہوں کہ میں ان کو Personally جانتا ہوں کہ They are the bonafide residents of this Country اور اب گزشتہ تین مہینے سے ایک ایشو شروع ہو چکا ہے، جب میں پرسوں گاؤں گیا تو میرے حجرے کے اندر ساٹھ ستر لوگ ایسے تھے کہ جو میرے سامنے والے گاؤں کے رہنے والے تھے اور پورے گاؤں کو بلاک کر دیا گیا ہے، تین تین سو، چار چار سو، پانچ پانچ سو لوگوں کو بلاک کیا جا رہا ہے اور جو آپ وہاں سے پوچھتے ہیں تو لکھا جاتا ہے کہ Source report, source report, source report، بھئی! یہ کہاں کا انصاف ہے یہ پختونوں کے ساتھ اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ کہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے شناختی کارڈز بلاک ہوتے ہیں؟ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور میں اپنی طرف سے سچی بات یہ ہے کہ میں تو اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ میں اس ایوان سے چاہتا ہوں کہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن پاس ہو کہ اگر میں Personally اپنے منسٹر کے پیڈ کے اوپر لکھ کے نادرا کو بھیجوں کہ ان لوگوں کو میں جانتا ہوں اور ان کا شناختی کارڈ Unblock نہیں ہوتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان کے اندر بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میں یہ چاہوں گا، میں یہ چاہوں گا کہ یا اس میں آپ یہاں سے جوائنٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نماز کیلئے بریک کر لیں گے تھوڑا دس منٹ تو اس کے بعد پوری ڈسکشن کر لیں گے۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: یا اس میں یہاں سے جوائنٹ ریزولیوشن چلی جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فرمان صاحب! نماز کا وقت جا رہا ہے، میں بس صرف اس ایشو پہ ایک منٹ۔۔۔۔۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: یہاں پہ مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، یہاں سے جوائنٹ ریزولیوشن چلی جائے یا یہ پوری اسمبلی جا کے Interior Minister کے دفتر کے سامنے اور نادرا کے آفس کے سامنے دھرنا دے، خیبر پختونخوا کے مظلوم لوگوں کیلئے اور اگر یہ نہیں ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اس اسمبلی کے اندر آنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ ہمارا دستخط نہیں چلتا ہے، ہم لکھ کے بھیجتے ہیں، آج میں 300 لوگوں کیلئے اپنے دفتر سے دستخط کر کے بھیج رہا ہوں کہ ان کو میں Personally جانتا ہوں کہ جدی پشتی پاکستانی ہیں، 1947

سے پہلے سے یہاں اس سرزمین کے اندر چلے آرہے ہیں، یہ کیا بکواس اور زیادتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ، لیکن میڈیا کو بھی اس مسئلے کو Highlight کرنا چاہیئے اور ایوان کو بھی میرا ساتھ اس میں دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں نماز کیلئے بیس منٹ، دس منٹ بریک کرتا ہوں نماز کیلئے، اس کے بعد آپ لوگوں کو موقع دیں گے، آپ ڈسکس کرلیں اس کے بعد، بریک کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِی صَدۡرِی O وَيَسِّرۡ لِیٓ أَمۡرِی O وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِی O يَفۡقَهُواْ قَوۡلِی۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کچھ چھٹیوں کی درخواستیں ہیں، I will start with that: سعید گل، ایم پی اے؛ الحاج صالح محمد خان؛ میاں ضیاء الرحمان؛ سردار فرید احمد خان؛ مشتاق احمد غنی؛ ملک ریاض خان؛ نرگس بی بی؛ سید محمد علی شاہ باچا؛ بی بی فوزیہ؛ مسٹر ثناءاللہ۔ پلیز یہ Bell ذرا مسٹر ثناءاللہ، He was just in the Chamber with me، هلته کښې وو، نا ست وو۔

رسمی کارروائی

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم! بریک سے پہلے میں نے نیشنل آئی ڈی کارڈز کے Blockage کا اور بڑی تعداد پہ Unnecessary Blocked کا ایشو اٹھایا تھا اور میں نے اس پہ اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس پہ تھوڑا سا Favour دے کے باقی ممبران کو بھی موقع دیں تاکہ یہ مسئلہ Highlight ہو اور اس کا کوئی حل نکلے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! نه آن کیږی، پلیز، اوکے۔

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم! وقفے سے پہلے عنایت اللہ خان نے بڑا Genuine پوائنٹ اٹھایا ہے اور میرے خیال میں ایک عرصے سے پاکستان میں، پنجاب میں، ہمارے صوبے میں اور ملک کے دیگر حصوں میں جو خاصکر پختونوں کے، عنایت اللہ خان نے تو صوبے کا نام لیا بلکہ میرے خیال میں پختونوں

کے کارڈز کو، شناختی کارڈز کو بلاک کیا گیا ہے اور عجیب منطق یہ ہے کہ آج Renewal کیلئے جب لوگ جاتے ہیں باوجود اس کے کہ نادرا کے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے، ان کو بلاک رکھا گیا ہے اور اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں یہ بالکل اگر کہا جائے ارادتاً ایسا ہو رہا ہے، اب معلوم نہیں ہے کہ یہ مرکزی حکومت کے حکومتی اہلکار ہیں، حکومت کی پالیسی ہے، ملک کی پالیسی ہے، یہ بھی واضح نہیں ہے لیکن ملک کے کونے کونے میں ایک تو دہشتگردی کے مارے خیبر پختونخوا کے پختون، فاٹا کے پختون، بلوچستان کے پختون، کراچی میں جو پختون مقیم ہیں، پنجاب کے مختلف شہروں میں پختون جا کے اپنے اپنے لئے ان لوگوں نے کاروبار کھول دیئے، انہوں نے جائیدادیں لی ہیں، اپنے لئے گھر خریدے ہیں، میرے خیال میں ذاتیات ہو رہی ہیں اور یہ انتہائی نامناسب ہے، اگر دیکھا جائے تو یہ ملک کی سلامتی کیلئے بھی بڑا خطرہ ہے، یہ تو پختونوں میں جو احساس محرومی ہے، جو احساس کمتری ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے اضافہ ہو گا، لہذا یہ سوچنا چاہیئے کہ مہینوں مہینوں، سال تک، سالوں تک لوگوں کے شناختی کارڈز بلاک کرنا اور ان کو نئے آئی ڈی کارڈز نہیں دینا، جس طرح ہم نے یہ ذکر کیا کہ باوجود اس کے کہ نادرا کے پاس تمام لوگوں کے، تمام شہریوں کے اب تو ماشاءاللہ نادرا کا جو سسٹم ہے، وہ سارا کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے، نادرا کے پاس تمام جو ریکارڈ ہے، جو ڈیٹا ہے، وہ موجود ہے لیکن اس کے باوجود یہ پختونوں کے کارڈز بلاک رکھنا، اب وزیر داخلہ صاحب جو ہیں، وہ بھی بار بار بیانات دیتے رہے ہیں، پچھلے دنوں ایک واقعہ یہ بھی آیا کہ پچھلے چالیس سال سے یہاں پہ ایک پختون عورت جو یہاں کی مکین تھیں، ان کو ملک بدر کر دیا گیا، اس کے خلاف ایف آئی آر درج کیا گیا، میرے خیال میں ہم یہ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اسی ملک کے باشندے، ان کے اگر کارڈز بلاک ہوں، اگر باہر سے لوگ آئیں، وہ پاکستان کی شہریت لیں، پاکستان کا آئی ڈی کارڈ بنائیں تو ہم اسے جبر کے ذریعے وہ شناختی کارڈ واپس کرانا چاہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، اندرونی طور پہ، بیرونی طور پہ ہمیں جو مشکلات ہیں اور ساتھ ساتھ اگر یہ بھی کہا جائے کہ جو ہمیں خطرات ہیں، ان سے نمٹنے کیلئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو خود سے دشمنوں میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے، لہذا مرکزی حکومت کو اس پہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ یہ کونسی پالیسی پہ یہ لوگ عمل پیرا ہیں، یہ کونسے فیصلے کے تحت ایسا ہو رہا ہے، لہذا جس پر میں بھی اتفاق کرتا ہوں عنایت اللہ خان سے بلکہ اسی مسئلے پہ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارا ہاؤس جو ہے وہ ایک پیج

پہ ہے۔ ہمیں قرارداد کی شکل میں اسی مسئلے کو اٹھانا چاہیئے، مرکزی حکومت کو پابند ہونا چاہیئے، ان کو تو سہولیات دینی چاہئیں، پاسپورٹ کے آفسز میں اضافہ کرنا چاہیئے، شناختی کارڈز کے آفسز میں اضافہ کرنا چاہیئے، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کو ایشو کے معاملے میں اس مسئلے میں آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں، سہولیات دینی چاہئیں، زیادہ سے زیادہ دفاتر کھولنے چاہئیں۔ اب اگر یہ لوگ اس طرح کرتے ہیں، جس طرح عنایت اللہ خان نے ذکر کیا کہ ہمارے پاس بھی روزانہ اتنی تعداد میں لوگ آتے ہیں، پنجاب سے آتے ہیں، پختون بلوچستان سے آتے ہیں، ملک کے دیگر شہروں سے آتے ہیں اور وہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ ان کے باپ کے، ان کے دادا کے، ان کے رشتے دار، ان کے آباؤاجداد کے تمام کے شناختی کارڈز موجود ہیں لیکن جب وہ ختم ہو جاتے ہیں اور وہ Renewal کیلئے چلے جاتے ہیں تو وہ پھر بلاک ہو جاتے ہیں، لہذا میں بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں ایک مشترکہ طور پہ قرارداد لانی چاہیئے تاکہ مرکزی حکومت اس چیز کو سنجیدگی سے لے۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اعزاز الملک صاحب، اعزاز الملک صاحب۔ ہاں، ان کی یہ چٹ آئی ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اعزاز الملک صاحب۔ Okay, I will give you اعزاز الملک کے بعد، آپ کے پاس قلندر لودھی صاحب! پھر آپ کے پاس آتی ہوں اس کے بعد۔

جناب اعزاز الملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم میډم سپیکر صاحبه! حقیقت دا دے چې دا انتهائی اهمه ایشو ده او د کومو پاکستانی ورونړو کارډونه چې بلاک دی، هغه په خپله خپله ضلع کښې محصور دی، د بدقسمتئ نه زمونږ په دې صوبه خیبر پختونخوا کښې قدم په قدم باندې چیک پوسټونه دی، پاټکونه او هغه د لطیف آفریدی صاحب خبره چې پوره په پنجاب کښې اوګرځیدم، چا رانه تپوس اونکړو خو چې صوبه خیبر پختونخوا کښې خپلې صوبې ته راځم نو په چیک پوسټ تپوس کوی چې "کتھے جانڑاے"۔ نو د دې وجې نه دا لویه المیه ده چې د چا کارډ بلاک وی نو هغه په چیک پوسټ باندې تلے هم نشي او د عرب نه د ډیرو خلقو ویزې متاثره شوې، د خلقو پاسپورټونه متاثره شو او دی پاکستانیان، مخکښې خو څه بلدیاتی نظام نه وو نو یو خبره وه، اوس خو د کروړونو اعتماد چې په بلدیاتی ممبرانو باندې کیږی، د ویلیج په ناظم باندې کیږی، په ډسټرکټ

کونسلر باندې کیږی، هغوی ته دا پته لګی چې څوک پاکستانے دے او څوک افغانے دے، د بل ملک دے، د دې وجې نه دوئ ته اختیارات ورکول پکار دی۔ څه یو وزیر او صوبائی ممبر خو لویه خبره ده، هغه خو فرض کړه د خپلې حلقې یو سړے نه پیژنی نو بیا هم یو خبره د کلی وال تصدیق خو کولے شی خو دا لوکل باډیز د دې د پاره مقرر دی چې دوئ ته اختیارات ورکړلې شی، کوم 17 (ګریډ) آفیسرز چې سکولونو کښې دی، هغوی ته هم پته لګی چې څوک افغانے دے او څوک پاکستانے؟ د هغې باوجود ناآشنا ادارو ته تګ او بیا د یو غریب سړی تر اسلام آباد پورې کړیدل او د زرګونو روپو وسائل، دا انتهائی د دې قوم سره زیاتے دے، په دې باندې د غور اوشی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی!

وزیر خوراک: میڈم! میں آپ کو، میرے دوستوں نے بھی بات کی، یہ بلاک شناختی کارڈز کے بارے میں تو میرے ساتھ، میں آج کے ایک کیس کی بات کرتا ہوں، صبح میرے پاس میرے پڑوسی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے چھ سات سال پہلے مانسہرہ میں ایک کوٹھی خریدی تھی، وہ کوٹھی والا اب اس کو بیچنا چاہتا ہے، وہ ایک کروڑ پر خریدی تھی، ابھی اس کو ہم نے ایک کروڑ 80 لاکھ پر بیچا ہے تو وہ جو مالک ہے جس سے پہلے ہم نے خریدی تھی، وہ کہتا تھا مجھے اسی، ایک کروڑ تم لے لو اور مجھے واپس کر دو، ہم نے واپس نہیں کی، ہم نے وہ فروخت کر دی تو اس نے ہمارے شناختی کارڈز بلاک کر دیئے جبکہ میرے گاؤں کے ساتھ اس کی زمینیں بھی ہیں اور وہ یہاں کے پیدائشی ہیں، 1944 کی پیدائش ہے اس کی اور وہ بے چارہ مارامارا پھر رہا ہے۔ آج صبح وہ آئے، سارا اس کا خاندان اور اس آدمی نے جس نے اس پر کوٹھی فروخت کی، اب وہ کہتا ہے کہ مجھے واپس دے دو، پھر تو وہ ٹھیک تھا، اس وقت اس کو Profit ملا، اس نے ایک کروڑ کی کوٹھی ایک کروڑ 80 لاکھ پر فروخت کر دی تو اب اس پارٹی نے پہلے جو Owner تھا اس کا، اس نے ان کے شناختی کارڈز بلاک کر دیئے، تو یہ ظلم کی انتہاء ہے کہ اگر اس طرح کی شکایتیں، ان شکایتوں پر اگر شناختی کارڈز بلاک ہوتے ہیں تو پھر تو بہت بڑا ظلم ہے، مرکز کو اور وزیر داخلہ کو اس بات پر سوچنا چاہیئے۔ میں کسی کا مخالف ہوں اور میں اس پر درخواست دے دیتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ افغانی ہے اور اس کا شناختی کارڈ بلاک ہو جاتا ہے اور اس

سے سارا سسٹم بلاک ہو جاتا ہے کیونکہ وہ تو کچھ کر ہی نہیں سکتا کاروبار، میڈم! اس پر بالکل سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے، ہاوس کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مفتی غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! زہ د عنایت اللہ خان صاحب ډیرہ شکریہ ادا کوم چې دا سې یو اھمہ مسئلہ ئے پہ فلور باندې راپورتہ کړلہ۔ میڈم سپیکر! دا صرف پہ دې صوبہ کښې اوسیدونکو شھریانو تہ دا مسئلہ نہ دہ، بلکہ د دې صوبې کوم خلق چې ھغہ پہ بزنس باندې دی پہ پنجاب کښې، پہ لاھور کښې، پہ کراچۍ کښې، پہ سندھ کښې، میڈم سپیکر! ھغوی تہ دا ډیرہ لویہ ایشو دہ۔ ھغہ چې کلہ نادرا آفس تہ لاړ شی او Face structure تہ اوګوری چې دا پټھان دے، پښتون دے یا د ھغہ چې کوم دے جائے پیدائش اوګوری یا د ھغہ سابقہ ریکارډ اوګوری، ډیرہ لویہ ایشو دہ۔ مخکښې ورځو کښې زہ لاھور تہ تلے وومہ او ما سرہ ډیر داسې د دې صوبې پښتانہ ملاؤ شو او ھغوی اووئیل چې مونږ تہ پہ یو امتیازی نظر باندې کتلے کیږی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس، پلیز ڈسپلن کریں، پلیز ڈسپلن۔ اچھا Carry on۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جی۔ ھغوی تہ جی پہ یو امتیازی نظر باندې کتلے کیږی، حالانکہ دا خو د کانسٹی ٹیوشن آف پاکستان خبرہ دہ چې دلتہ بہ حقوق ټولو تہ یکساں ملاؤ وی بغیر د تفریق د رنګ نہ، د نسل نہ، بغیر د تفریق د مذھب نہ، بغیر د تفریق د Nationality او د قومیت نہ دا ټول خلق پہ بنیادی حقوقو کښې شریک دے، لھذا مونږہ د جمعیت علماء اسلام د طرف نہ Fully support کوؤ او مونږہ دا وایو چې پہ دې باندې یو مشترکہ قرارداد راشی او Interior Ministry تہ چې کوم دے پہ دې حوالہ باندې پرزور سفارش اوکړے شی چې ھغہ داسې قسم مشکلات بالخصوص پہ دې صوبہ د ویریفیکیشن پہ نوم باندې، د آئی بی پہ نوم باندې چې دا خلق کوم ذلیلہ کیږی او کوم رسوا کیږی او کوم پہ تکلیف کښې کیږی، دا ډیر پریشان کن صورتحال دے۔ مونږہ Fully support کوؤ د عنایت اللہ خان او د جوائنٹ ریزولیوشن راؤړلو د پارہ ان شاء اللہ مونږ بہ سپورټ کوؤ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ ایشو پہلی دفعہ اسلئے سامنے آرہا ہے کہ لگ رہا ہے کہ مرکز اور صوبہ خیبر پختونخوا میں مختلف پارٹیز کی حکومت ہے۔ میڈم سپیکر! یہ Discrimination صرف یہاں تک نہیں ہے، ہم نے بارہا نلوٹھا صاحب سے بات کی، باقی دوستوں سے بات کی، واپڈا کا اگر پورے ملک کے اندر اعلان ہو جاتا ہے کہ لوڈشیڈنگ اتنی ہے تو ہمارے اوپر اس کا فرق نہیں پڑتا، ہماری اتنی ہی ہوتی ہے اس سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ میڈم سپیکر! ایک 13.5% جو کہ ہمارا بجلی کا حق ہے، ہم نے یہ کہا ہے کہ اگر ہمارے صوبے کے اندر لوڈشیڈنگ ہے لیکن ہمیں 13.5% جو جنریشن کا ہے وہ ہمیں دے دیں، اگر آپ ایک حصے میں لوڈشیڈنگ کراتے ہو کہ وہاں پر بجلی چوری ہو رہی ہے تو دوسرے حصے کو وہ بجلی دے دیا کریں لیکن اس کی کوئی Justification نہیں ہے کہ لائن لاسز یا چوری کے نام پر ہماری بجلی فیڈرل گورنمنٹ روک کر کسی اور پر اونس کو دے۔ اس طرح میڈم سپیکر! ہماری گیس کا مسئلہ ہے، ہماری پیداوار اس صوبے کی Consumption سے بہت زیادہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر Moratorium کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جہاں ہماری پیداوار ہماری Consumption سے زیادہ ہے اور اس کے باوجود بھی ہم صوبہ اپنے ریسورسز سے بھی گیس کی ترسیل ممکن نہیں کرا سکتے، یہ تینوں ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، جو فیڈرل ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سے اس صوبے کو، اس صوبے کے عوام کو کافی تکلیف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ ایک ریزولیوشن آنی چاہیئے لیکن ساتھ ساتھ میں ان دوستوں کو، نلوٹھا صاحب کو، پی ایم ایل این کے دوستوں کو اور ساتھ ساتھ مفتی صاحب ان کو بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بھی اپنی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Take up کریں، حکومت میں ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں اور ہم ان سے توقع کرتے ہیں کہ کم از کم جس طرح صوبائی اسمبلی کے اندر یہ آواز اٹھاتے ہیں، اسی طرح مرکز کے اوپر بھی یہ آواز اٹھائیں۔ میڈم سپیکر! میں مرکزی حکومت کے ایک اقدام کی مذمت کرتا ہوں کہ ایک ٹی وی چینل 'نیو' کو PEMRA نے بلاوجہ ان کو بلاک کر دیا اور ان کے اوپر پابندی لگا دی، میرا نہیں خیال کہ کوئی ایسا ایشو ہے، اگر ہے تو فیڈرل گورنمنٹ سامنے لائے کہ وہ کونسی بات تھی، وہ کیا بات تھی جس کے اوپر ایک چینل کے اوپر یہ پابندی لگاتے ہیں، آزاد صحافت کی یہ بالکل خلاف ورزی ہے۔ اگر کوئی چینل ہمیں آئینہ دکھائے، اگر

کوئی چینل ہمیں بتادے کہ ہم نے کہیں غلطی کی ہے تو بجائے اس کے کہ ہم اپنی اصلاح کریں، اگر آئینہ ہمیں بتادے کہ ہماری شکل کے اوپر کہاں داغ ہے تو بجائے اس کے کہ ہم داغ مٹادیں، ہم آئینے کو توڑ دیں، یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں حکومت کی طرف سے اور فیڈرل گورنمنٹ سے یہ ریکویسٹ بھی کرتا ہوں کہ جلد از جلد یہ پابندی اٹھالیں کیونکہ اس سے اچھا Impression نہیں جاتا۔ آج میڈیا کی وجہ سے اتنی Awareness ہے، آج میڈیا کی وجہ سے لوگوں کے اندر اتنا سیاسی شعور ہے، اتنا Evolution ہو چکا ہے کہ لوگوں کو اچھائی اور برائی سمجھ آنے لگی ہے، میڈم سپیکر! میں فیڈرل گورنمنٹ کو PEMRA کے حوالے سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں اور اس اقدام کی مذمت بھی کرتا ہوں اور میں اسمبلی سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ تینوں ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے اور خاصکر میں پی ایم ایل این کے دوستوں سے نلوٹھا صاحب اور جے یو آئی کے دوستوں سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنے طور پر یہ ایشو Take up کریں، اس صوبے کے عوام ہیں، آپ ان کے نمائندے ہیں، اگر آپ جن کے نمائندے ہیں اور ان کو تکلیف ہے، ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو اس کا ازالہ ہو۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Inayat Khan! You bring the resolution tomorrow.

<u>جناب محمد شیراز:</u> میڈم سپیکر صاحبہ!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> په دې باندې خبره کوئ ؟

<u>جناب محمد شیراز:</u> جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، شیراز خان۔

<u>جناب محمد شیراز:</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے جناب عنایت اللہ خان صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ملک زرین مرحوم کنڑ صوبے افغانستان کا گورنر تھا اور ان کا بیٹا ملک ایوب ضلع دیر لوئر میں ناظم تھا، مجھے اس کی وضاحت چاہیئے کہ آیا یہ بات درست ہے؟ نادرا کے حوالے سے اس کی وضاحت چاہیئے کہ آیا یہ درست ہے، اگر اس کا کارڈ بلاک ہوا ہے، آیا یہ بات درست ہے کہ نہیں ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ان کی انفارمیشن غلط ہے، ان کا کارڈ بلاک نہیں ہوا ہے، میں نے ان کی بات نہیں کی ہے، اگر آپ کو کسی نے یہ انفارمیشن دی ہے تو بالکل غلط دی ہے، ان کا کارڈ بلاک نہیں ہوا ہے، میں ان کا کوئی ترجمان نہیں ہوں کہ میں ان کی وضاحت یہاں کروں، I am not his spokesperson کہ میں ان کی وضاحت کروں، میں نے ان ہزاروں لوگوں کی بات کی ہے جس کی میں Responsibility accept کرتا ہوں، جن کا میں لیٹر لکھتا ہوں اور اگر وہ ثابت کریں کہ وہ جتنی بھی ایجنسیز ہیں، ان سے ان کی انکوائری کرائیں، میں نے اس کا نہیں کیا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہزاروں بے گناہ لوگ ہیں، دیکھئے یہ جس بندے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، کچھ لوگ ہیں Dual nationality والے، وہ بالکل الگ کیس ہے، That is totally different case، یہ نہ Dual nationality والے ہیں، نہ افغانستان سے آئے ہیں، نہ بارڈر کے اوپر رہتے ہیں، پٹھان ہیں، آپ تو پختون ہیں، آپ کیوں یہ مسئلہ نہیں اٹھاتے ہیں، اس میں ہمارا ساتھ کیوں نہیں دیتے ہیں؟ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ کو جس نے یہ سوال بھیجا ہے، بالکل آپ کو Misguide کیا ہے، اس کا بالکل شناختی کارڈ بلاک نہیں ہوا، میرے علم کے مطابق اس کو اس قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور وہ خود اپنا کیس عدالت کے اندر جا کر Defend کرے گا، میں اس کی بات نہیں کرتا، اس کا اگر ہوا ہے تو جا کر عدالت کے اندر، میں اس کی تصدیق بھی نہیں کرتا لیکن میں نے جن لوگوں کی بات کی ہے، میں تو ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں، میں تو پراسیس کی بات کر رہا ہوں، میں تو سسٹم کی بات کر رہا ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایم پی اے کو، ایم این اے کو اور اگر وہ کوئی لوکل باڈی تصدیق کرے تو خدارا ان کے کارڈز Unblock کریں اور وہ جوائنٹ انویسٹی گیشن کریں۔ اگر کسی ایم پی اے، ایم این اے، لوکل گورنمنٹ کے ایمپلائی نے غلط تصدیق کی ہے تو Send him to Jail اور اس کو Disqualify کریں۔ میں تو ایک سسٹم کی بات کر رہا ہوں، پراسیس کی بات کر رہا ہوں، میں ایک Individual کی بات بالکل نہیں کر رہا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بس یہ اس پر-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پھر تو پورا دن ڈیبیٹ کیلئے رکھ دیں گے، اوکے۔ Nalotha Sahib! I think we should have a day for debate then اگر آپ سب بولنا چاہتے ہیں تو ڈیبیٹ کیلئے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب آپ بولیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت چاہے مرکز میں جس کی بھی ہو، صوبے میں جس کی بھی ہو، حکومت کی ایک اہم ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی رعایا کو امن وامان اور تحفظ فراہم کرتی ہے، اس میں یہ نہیں ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت خیبر پختونخوا میں اور مسلم لیگ نون کی مرکز میں ہے تو یہ ان دونوں حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے صوبے کے اندر، اپنے ملک کے اندر اپنے عوام کو تحفظ فراہم کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے شناختی کارڈ کے حوالے سے جو نشاندہی کی ہے، یہ بالکل درست ہے لیکن جناب میڈم سپیکر صاحبہ! جو ہمارے ملک کے امن وامان کے حوالے سے جو حالات پچھلے کافی عرصے سے گزر رہے ہیں اور جس طرح ہمارا صوبہ اور پورا ملک دہشتگردی کی لپیٹ میں تھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اپنے سیکورٹی معاملات کو درست کرنے کیلئے دہشتگردی کے خاتمے کیلئے کچھ پالیسیاں تبدیل کرنا پڑتی ہیں۔ ہم اس کے حق میں نہیں ہیں کہ جو شناختی کارڈز بلاک ہوئے ہیں، میں عنایت اللہ خان صاحب سے بھی اور اس اسمبلی کے تمام ممبران سے اتفاق کرتا ہوں، ہم ان شاء اللہ اپنی، جو ذمہ دار ہیں ہمارے مرکزی حکومت کے، میں خود ان کے ساتھ جا کر ان سے ملوں گا، وزیر داخلہ صاحب سے بھی ہم، بالکل قرارداد بھی یہ لائیں، ہم ان کو منع نہیں کرتے ہیں لیکن یہ بات کہنا کہ پٹھان قوم کے ساتھ، خیبر پختونخوا کے ساتھ، خدارا اس ملک کے اندر یہ تعصب پھیلانے کی کوشش نہ کریں۔ چونکہ ہم ایک ہیں، ہم پاکستانی ہیں، ہم سب نے مل کر اس ملک کے مسائل کو حل کرنے ہیں، چاہے وہ خیبر پختونخوا کے اندر رہوں، چاہے وہ پنجاب کے اندر رہوں، بلوچستان کے اندر رہوں، سندھ کے اندر رہوں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، اس نفرت کو نہ پھیلایا جائے۔ صرف یہ ہے کہ یہ جو شناختی کارڈز ضرور بلاک ہوئے، اس امن امان کے حوالے سے، دہشتگردی کے اوپر جو کنٹرول ان پچھلے تین چار سالوں سے ہوا ہے، اگر وزیر داخلہ یا مرکزی حکومت اس کے اوپر اپنی پالیسیاں چینج نہ کرتے تو شاید آج

ہوتے، میں یہ کہتا ہوں جناب سپیکر صاحبہ! میڈم سپیکر صاحبہ! خیبر پختونخوا میں روزانہ 25 سے 30 دھماکے ساتھ یہ بھی قرارداد لائی جائے کہ خیبر پختونخوا کے اندر دودھ کے ساتھ، اس قرارداد کو بھی لایا جائے، ساتھ یہ بھی قرارداد لائی جائے، یوریا کھاد دودھ میں ملایا جاتا ہے، کیمیکل، ہمارے صوبے کے لوگوں کو کیمیکل والا دودھ پلایا جاتا ہے تو کیا یہ مضر صحت نہیں ہے؟ ہمارے وزیر خوراک صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے صوبے کے لوگوں کو تحفظ فراہم کریں۔ یہ جو ملاوٹ شدہ اشیاء ہیں، ان کے اوپر کنٹرول کریں، جو لوڈشیڈنگ کا مسئلہ منسٹر صاحب نے اٹھایا ہے، ان شاء اللہ 2018 میں پاکستان سے لوڈشیڈنگ کی لعنت کا خاتمہ ہوگا۔ شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you, Nalotha Sahib! Thank you. Item No. 05 'Adjournment Motions'-----

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، پلیز پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ بہت زیادہ غیر مناسب رویہ ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں، جب ہم بات کرتے ہیں کہ ہزاروں لوگوں کے شناختی کارڈز بلاک کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں منافرت پھیلاتے ہیں، کونسی منافرت پھیلاتے ہیں، حق کی بات کرتے ہیں، دیکھیں وہاں سے میں نے ان کو اپیل کی کہ آپ ہمارے ساتھ یہ مسئلہ اٹھائیں، آپ جو Genuine لوگ ہیں، خدارا ہزاروں کی تعداد میں بلاک ہیں، لاکھوں تک پہنچ رہے ہیں، اس میں ہم نے ان سے کہا کہ ساتھ دیں اور پھر آپ چیزوں کو Mix کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو الگ سے اٹھائیں اور وزیر خوراک اس کا جواب دے دیں، اس پر ایکشن لے لیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, I have to proceed with the agenda, Sahibzada Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I can't refuse Lutf-ur-Rehman Sahib because، اپوزیشن کے لیڈر ہیں تو ان کو ثناءاللہ صاحب! پلیز ان کو ٹائم دے دیتی ہوں، Excuse me۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: But he is the last one، اس کے بعد پھر آتے ہیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا خو د ایجنډې خبره ده، میډم! دا سې ده-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر۔ اس وقت ایک اہم بات کی طرف عنایت اللہ خان صاحب نے توجہ دلائی ہے اور یہ واقعتاً ایک مسئلہ چل رہا ہے پورے صوبے میں کہ نادرا کے حوالے سے Complaints صرف ان کے ضلع میں نہیں، ہمارے ضلع میں بھی بہت زیادہ Complaints آرہی ہیں اور جو پاکستانی ہیں جن کے پورے خاندان کے پاس کارڈز موجود ہیں لیکن نادرا کا عملہ جو ہے کسی بھی، اگر کسی کارڈ کا ٹائم، مدت پوری ہو چکی ہے اور وہ Renewal کرانا چاہتا ہے تو بس اس کو اس میں ڈال دیتے ہیں، شک و شبہات میں ڈال کے اور اس کو بلاک کر دیتے ہیں اور ہمارے جو لوگ ہیں، وہ تو باہر رہتے ہیں اکثر، تو ان کیلئے باہر جانا بھی مسئلہ بن جاتا ہے، لہذا یہ بات، ایک بات میں کرتا چلوں کہ ہماری صوبائی حکومت کو بھی سوچنا چاہیئے تھا کہ جب یہ مہاجرین کے مسئلے کو اٹھاتے ہیں، بالکل عنایت اللہ خان صاحب نے، جو بات انہوں نے اٹھائی ہے، وہ اہم ہے اور یہ ہو رہا ہے، یہ پریکٹس ہو رہی ہے پورے صوبے میں اور اگر تھوڑا سا بھی اس کا لہجہ پشتو کا تبدیل ہو تو اس کو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ شاید افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں اور فوراً اس کا شناختی کارڈ بلاک کر دیا جاتا ہے بغیر کسی وجہ کے، اس کا پورا ریکارڈ موجود ہوتا ہے پاکستان سے، Before partition کے وہ لوگ یہاں پہ موجود ہیں، ان کی فیملیز اس وقت کی موجود ہیں، ان کے کارڈز بند کر دیئے جاتے ہیں، یہ انتہائی زیادتی اس حوالے سے ہو رہی ہے لیکن ایک چیز کی طرف میں بھی اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی صوبائی حکومت نے مہاجرین کے حوالے سے، آپ کے مرکز کی لیڈرشپ کچھ اور کہتی ہے اور آپ کے صوبے کی لیڈرشپ کچھ اور کہہ رہی ہے، وہ کہتی ہے کہ افغان مہاجرین کو ایک ہی لاٹھی اور ایک ہی ٹائم پہ آپ کو اس صوبے سے نکالنا چاہیئے اور اس مسئلے کو اتنا گھمبیر بنا دیا گیا اور اتنا اس سے مسئلہ بنا دیا گیا جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ افغانستان اور ہمارا یہ جو صوبہ ہے، ایک بہت لمبی پٹی ہے، ایک برادری میں پھنسے ہوئے یہ ہمارا صوبہ اور افغانستان کے لوگ ہیں اور ان کی رشتہ داریاں وہ سب کچھ موجود ہے لیکن اس کا خیال بھی نہیں رکھا گیا اور جن الفاظ کے ساتھ اور جن سخت الفاظ کے ساتھ افغان مہاجرین کے حوالے سے یہاں پہ

اسمبلی میں بات ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو تو ایک چیز مل گئی، بہانہ مل جاتا ہے کہ جی افغان مہاجرین کے حوالے سے صوبے کا یہ پوائنٹ آف ویو ہے، اس کی حکومت یہ کہہ رہی ہے، صوبے کی حکومت مہاجرین کے حوالے سے یہ پالیسی رکھ رہی ہے تو وہ اس میں اور حساس ہو جاتے ہیں اور اس میں مزید جو ہے، جو نادرا کے آفسر ہیں، ان کو جو ہدایات جاتی ہیں، معمولی سا بھی مسئلہ ہوتا ہے تو اس کو روک دیا جاتا ہے، نادرا اس سے غلط فائدہ اٹھا رہا ہے، ہم بھی سمجھتے ہیں کہ یہ سب یہ جو پریکٹس ہو رہی ہے، غلط ہو رہی ہے لیکن تھوڑا سا ہمیں اپنی صوبائی حکومت کو بھی سوچنا چاہیئے کہ ہم جب بات کریں، جب ہم باہر کے ملک کے حوالے سے، مہاجرین کے حوالے سے جب ہم بات کریں تو ہمیں اس پہ بھی سوچنا چاہیئے، الفاظ ہمارے ایسے ہونے چاہئیں کہ اس میں وہ نفرت کی بو نہ آئے، الفاظ ہمارے ایسے ہونے چاہئیں کہ طریقے سے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ یہ مطالبہ ضرور کریں کہ اس کو لیگل طریقے سے رہنے کی اجازت دی جائے، کوئی لیگل راستہ اس کا نکالا جائے، وہ آپ مطالبہ کریں مرکز سے کہ اس کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہیئے، اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ قانونی طریقے سے آپ ان لوگوں کو یہاں پہ رہنے کی اجازت دیں، جو قانونی طریقے سے نہیں ہوں گے، ایک Time limit، جب آج تک آپ ان سے نہیں پوچھ رہے تھے اور آج ایک دم سے آپ کو خیال آیا کہ ہم نے اس چیز کو اس طریقے سے اٹھانا ہے، اس طریقے سے نکالنا ہے اور زبردستی اور ایسا میسج جو غلط میسج ہے جو کہ ہمارے ان لوگوں کے پاس جائے گا اور اتنے سالوں پر محیط، 35 سال اور 40 سال ہونے کو ہیں کہ ان لوگوں نے یہاں پہ وقت گزارا ہے اور آج ہم ان کو اس نفرت کے ساتھ واپس بھیجنے کی بات کرتے ہیں تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے الفاظ میں احتیاط رکھیں، ہم طریقے سے بات کریں، تو اس کو لیگل سائڈ پر آنا چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو لوڈشیڈنگ کی بات کی شاہ فرمان صاحب نے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعویٰ بھی آپ کی حکومت کا تھا کہ ہم اتنی بجلی پیدا کریں گے کہ پورے پاکستان کو بجلی فراہم کریں گے تو وہ دعوے جو حکومت کے تھے، وہ کہاں گئے، وہ اب تک پورے کیوں نہیں ہوئے؟ اور فیڈرل حکومت سے بھی ہمارا مطالبہ ہے اور انہوں نے یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ اگلے سال میں بتدریج ہم لوڈشیڈنگ کو ختم کریں گے اور اگلے سال کے آخر تک یہ لوڈشیڈنگ ختم ہو جائے گی، یہ یقین دہانی ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے دلائی ہے کہ ہم اگلے سال کے جنوری فروری سے لوڈشیڈنگ کا جو مرحلہ وار ایک

سلسلہ ہے شہروں کا، اس میں ہم اس کو ختم کریں گے اور اس کے بعد پورے ملک سے ان شاءاللہ ختم ہو جائے گی، تو میں اجازت چاہتا ہوں، بہت بہت شکریہ۔

(مغرب کی اذان)

جناب بخت بیدار: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! او کړئ۔

جناب بخت بیدار: شکریه میډم۔ تاسو ته به معلومه وی چې دوه درې څلور میاشتې مخکښې دې پوره ایوان اسمبلی، زمونږه ممبرانو په جون کښې یو قرارداد د اسمبلئ د ممبرانو د تنخواګانو باره کښې پاس کړے وو او متفقه پاس شوے وو، تر ننه پورې په هغې باندې هیڅ عملدرآمد نه کیږی۔ مونږ ته دا وئیلې کیږی چې دا د قرارداد نو خبره نه ده، نو زه دا تپوس کومه چې کله دوه ځله د کالا باغ ډیم په حق کښې دې اسمبلئ قرارداد پاس کړو او سپریم کورټ په هغه کالا باغ ډیم د دغې قرارداد په مطابق باندې دا فیصله او کړه چې کالاباغ ډیم متنازغه دے، دا نشی جوړیدے نو ولې نه زمونږه د دې اسمبلی چې کوم قرارداد دے د اسمبلئ د ممبرانو د تنخواګانو باره کښې چې کوم پاس کړے دے چې د بلوچستان د یو غریبې صوبې چې څه تنخواګانې دی د ممبرانو، په هغه طریقه د د دې اسمبلئ د ممبرانو۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! نه خبره درته کومه کنه، Let خبره درته کوم، نن میټنګ شوے دے، نن د سپیکر صاحب میټنګ شوے دے، وایمه میټنګ نن شوے دے، سپیکر صاحب ما ته وئیلی دی، کیدے شی سبا هغه راشی، نن ئے ما ته Call کړے وو خو هغه به پخپله د غه کوی، هغه شوے دے۔

تحریک التواء

Madam Deputy Speaker: ‘Adjournment Motion’: Mr. Sahibzada Sanaullah, to please move his adjournment motion No. 210.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ تحریک التواء: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں Burn Wards نہیں ہیں، اگر ایل آر ایچ، ایچ ایم سی اور کے ٹی ایچ میں وارڈز موجود ہیں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈسپلن ان دی ہاؤس، جو نماز پڑھنا چاہتے ہیں وہ پلیز جا سکتے ہیں لیکن ہاؤس کو ان آرڈر کریں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم! کہ وقفہ کوئ نو خیر دے نو مونږ بہ بیا او کړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ نہ وقفہ نہ کوؤ Carry on, the Health Minister is sitting here.

صاحبزادہ ثناءاللہ: وارڈز موجود بھی ہیں، وہ بھی غیر فعال ہیں، صرف ایل آر ایچ میں تین بیڈز کا ایک وارڈ موجود ہے، وہ کروڑوں کی آبادی کیلئے ناکافی ہے، لہذا اس اہم ایشو پر بحث کی جائے۔

میڈم سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں کرنٹ لگنے سے ایک چودہ سالہ نوجوان زخمی ہوا، یہ مسئلہ میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لا چکا ہوں لیکن اس پر ابھی تک کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اسمبلی کے فلور پہ اگر ہم بات بھی آٹھائیں کچھ نہیں ہوتا۔ ہمیں پتہ ہے یہ گلے کرتے ہیں مرکز سے کہ ہم قرارداد پاس کرتے ہیں، وہاں کچھ نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اگر آپ ہم پر رحم نہیں کریں گے، اللہ آپ پر بھی رحم نہیں کرے گا۔ میڈم سپیکر!۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام! یہ کوئسچن آپ سے ہو رہا ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہ مسئلہ چودہ سالہ بچے کا تھا، وہ ایل آر ایچ میں لایا گیا، تیمرگرہ ہسپتال سے ریفر کیا گیا ایل آر ایچ کو، صبح تک وہ داخل تھا، صبح Burn Ward کے ڈاکٹر صاحب نے آپریشن تھیٹر میں ان کو بلایا لیکن جب وہ گیا، مجھے فون آیا، میں خود بھی ان کے پاس گیا، وہ کہہ رہا تھا کہ میں ان کا علاج کروں گا اور آپریشن بھی کروں گا۔ میڈم سپیکر! میں واپس آیا، اس بچے کو جب ڈاکٹر نے چیک کیا تو اس کی حالت غیر تھی، وہ آپریشن کے قابل نہیں تھا۔ آئی سی یو میں اس کو ریفر کیا گیا، ایل آر ایچ کے آئی سی یو میں جا کے ان کو کہا گیا کہ یہاں پہ ہمارے ساتھ جگہ نہیں ہے، اس بچے کو یہاں سے ایچ ایم سی، اس کو کہا گیا کہ آپ ان کو ایچ ایم سی لے جائیں۔ ایک Critical حالت میں بچے کو یہاں سے ریفر کر کے ایچ ایم سی لے جایا گیا، ایچ ایم سی والوں نے

اس کو کہہ دیا کہ ہمارے ساتھ کوئی جگہ نہیں اس کے علاج کیلئے، آپ اسلام آباد چلے جائیں۔ وہ مرکز چلا گیا اسلام آباد، PIMS ہسپتال میں اس کو کہا گیا کہ ہمارے ساتھ ففٹی بیڈز موجود ہیں، اس میں ہمارے ساتھ جگہ نہیں ہے، آپ اس کو 'ہولی فیملی' ہسپتال لے جائیں، اس کو 'ہولی فیملی' ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں بھی 'سوری' کہہ کے مجھے فون آیا کہ ہم واپس آرہے ہیں، چوبیں گھنٹے تک وہ Critical حالت میں ایمبولینس میں پڑا رہا، سولہ ہزار روپے صرف ان سے کرایہ لیا گیا۔ یہ کہتے ہیں خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں ہم نے چینج لائی ہے، یہ کیسی تبدیلی ہے؟ جب میں یہاں آیا، میں اس کا انتظار کرتا رہا، گیارہ بجے آج سے کل گیارہ بجے تک وہ ایمبولینس میں پڑا رہا، جب یہاں آیا تو میں نے احتجاج کیا، میں سڑک پر بیٹھا، یہاں دو گھنٹے تک میں نے اکیلے ہی روڈ بلاک کیا تھا۔ میڈم سپیکر! وہ ڈائریکٹر ہاسپٹل آیا اور کہتا ہے، کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا جی یہ مسئلہ ہے، اس نے کہا ہم اس کا علاج کروائیں گے۔ میڈم سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے صوبے میں ایک Burn، جو کرنٹ سے زخمی ہوا ہو، اس کا علاج نہیں ہو سکتا، میں خود اس کیلئے گیا لیکن میں نے منسٹر صاحب سے اسی دن رابطہ کیا، میں اس کے دفتر میں گیا، میں سیکرٹری ہیلتھ کے دفتر میں بھی گیا تھا، کتنی قابل افسوس بات ہے کہ ہمارے پورے ہسپتال، پورے صوبے میں، پورے کے پی کے میں صرف تین بیڈز برن وارڈ کے یہاں پر ہیں ایل آر ایچ میں، خدارا ان لوگوں پر رحم کریں، دعوے تو سب کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں ان غریبوں کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے۔ اچھا، شہرام خان۔

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}:</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ ثناءاللہ صاحب نے ایک بہت ہی Important issue کی طرف اشارہ کیا ہے اور Raise کیا ہے، Burn Centres خیبر پختونخوا میں۔ میڈم سپیکر! ایک عجیب سیچویشن ہے کہ ایک صوبے میں جو کہ 'وار' زدہ صوبہ ہے، سب سے زیادہ دہشتگردی کے واقعے یہاں پر ہوئے، سب سے زیادہ لوگ یہاں پر شہید ہوئے، سب سے زیادہ زخمی یہاں پر ہوئے، وہاں پر Commitment کی جاتی ہے کہ جی ہم یہاں پر، آپ ہمیں زمین دیں، صوبائی حکومت سے، اور وفاقی حکومت کہے کہ ہم آپ کو Burns Units بنا کر دیں گے۔ حیات آباد میں Burn Unit

ہے، Under construction ہے، میں خود وہاں پر گیا ہوں، ان کی بات بالکل صحیح ہے کہ یہاں پر یہ ایشو ہے اور یہ میرا بھی ایشو ہے، یہ پورے صوبے کا ایشو ہے۔ بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ ساٹھ بیڈز کا ورکرز ویلفیئر فنڈ سے تعمیر ہونے والا، ایک اس کا بلاک جو کہ گراؤنڈ فلور ہے اور PSDP سے ہونے والا جو اس کا ٹاپ فرسٹ فلور ہے، وہ بنے جانا تھا، بنایا جانا تھا، 2009 سے یہ قصہ چل رہا ہے جس کی طرف یہ اشارہ کر رہے ہیں، یہ 2009 سے یہ قصہ چل رہا ہے، زمین صوبائی حکومت نے دی، بلڈنگ وفاقی حکومت نے بنانی تھی، ہوتے ہوتے بلڈنگ بھی کچھ حد تک کمپلیٹ ہوئی، وہ بھی منت سماجت کرتے کرتے، پچھلے تین، ساڑھے تین سال تو میرے بھی ہو گئے ہیں ہماری حکومت کے کہ ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ جی پیسے دیئے جائیں، ہم نے زمین دی، آپ نے Commitment کی ہے، MoU وفاقی حکومت کے ساتھ سائن ہوا ہے، اس Commitment کو پورا کیا جائے۔ اب نیچے کی بلڈنگ کا حصہ، کچھ حصہ تو کچھ حد تک کمپلیٹ ہے، آپ سمجھ لیں کچھ ستر اسی فیصد کوئی بیس تیس فیصد اس میں تھوڑا بہت کام رہتا ہوگا، ٹاپ کا جو ہے اس کو تو تقریباً مکمل کر لیا گیا ہے، اب اس کی Equipments کی بات ہے، ایک تو ورکرز ویلفیئر فنڈ کا جو ہے بورڈ ممبرز ایک دوسرے کے اوپر Stay لیکر بورڈ کے معاملات کو روک دیا گیا، میرے خیال میں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ میں تھا، ہم نے Stay سے پہلے بھی ریکویسٹ کی، ہم نے لیٹرز لکھے، ہم نے میٹنگز کیں، ہم نے ٹیلیفون کیئے، ہم نے اس کو CCI میں اٹھایا، سیکرٹری کو، چیف سیکرٹری کو اس وقت کے بتایا گیا، اس دن پھر چیف منسٹر کو بتایا گیا کہ جی اس ایشو کو By all means resolve کرنا ہے۔ ابھی وہاں پر Stay بھی ہٹ گیا ہے، اب وفاقی حکومت نے پیسے دینے ہیں کہ اس صوبے پر رحم کیا جائے، جو Commitment ہے، وہ Commitment پوری کی جائے، اس Burn Centre میں جس میں Equipments کے پیسے تقریباً کوئی 570 ملین تھے، وہ Escalate ہو کر کوئی ایک ارب 20 کروڑ کے، 1272 ملین تک پہنچ گئے ہیں کیونکہ ٹائم پر ایک منصوبہ کمپلیٹ نہیں ہوا، توجہ نہیں دی گئی، اب Obviously مشکلات تو صوبائی حکومت کو ہیں، اس صوبے کے لوگوں کو ہیں، Commitment پوری کرنی ہے وفاقی حکومت نے، تو اس پر Already ریکویسٹ پر ریکویسٹ پر ریکویسٹ کی گئی ہے، ایک دفعہ پھر لاسٹ ٹائم چیف منسٹر سے ملے، چیف منسٹر نے کہا کہ میری میٹنگ Arrange کریں، ابھی میں خود

اس ایشو کیلئے دوبارہ پھر جاؤں گا وفاقی حکومت کے پاس اور ان سے میں میٹنگ کروں گا اور میں ریکویسٹ کروں گا اور میں کہوں گا کہ ہمارا حق ہمیں دیا جائے، تو یہ اس وقت کی سیچویشن ہے۔ جہاں تک انہوں نے بات کی کہ صوبے میں تین بیڈز ہیں، ایسا نہیں ہے، صوبے میں تین بیڈز نہیں ہیں، ایل آر ایچ میں اکیلے 19 بیڈز ہیں جو Burn Unit ہے اور وہ لوگوں کو سہولیات فراہم کر رہا ہے، 2016 میں اکتوبر تک 862 لوگوں کو انہوں نے سروسز Provide کی ہیں۔ اسی طریقے سے خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں 12 بیڈز کا یونٹ ہے جس میں چھ Burns کیلئے ہیں اور چھ سپیشل سرجری، پلاسٹک سرجری کیلئے ہیں اور اس میں کوئی تقریباً 1992 لوگوں کو سروسز Provide کی گئی ہیں، تو ایسا نہیں ہے کہ صوبے میں سروسز نہیں دی جا رہیں لیکن جیسا کہ آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں، آپ کو خود بھی پتہ ہے کہ-----

(مداخلت)

سینیئر وزیر (صحت): (سردار اورنگزیب نلوٹھا سے) میں تھوڑا سا بریف کرتا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی سپورٹ کی پھر ضرورت بھی ہوگی کہ سروسز Provide کی جا رہی ہیں لیکن اگر ایک ہسپتال میں 19 بیڈز ہیں، ان 19 بیڈوں میں مریض پڑے ہوئے ہیں، دوسرا مریض آئے گا تو جو پہلے سے پڑے ہوئے مریض ہیں، ان کو تو نہیں نکالا جا سکتا کہ آپ اٹھ کر چلے جائیں کیونکہ ایم پی اے صاحب نے کہا ہے اور اس مریض کو لگا دیں یا کل کو منسٹروں نے کہا ہے-----

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں، ابھی انہوں نے ختم نہیں کیا ہے جواب، آپ بیٹھ جائیں جی۔

سینیئر وزیر (صحت): ان کی بات بالکل صحیح ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ مشکلات تھیں، لوگوں کو تکلیف ہے لیکن جو Patients already بیڈز پر ہیں، ان کو تو نہیں ہٹایا جا سکتا، پوری دنیا میں آپ بہتر جانتی ہیں مجھ سے کہ کسی Patient کو نہیں ہٹایا جا سکتا اور پوری دنیا میں ہر ہسپتال میں ایک Limit ہوتی ہے ایک چیز کی، اس سے جب Over and above ہوں گے تو Obviously وہ دوسرے ہسپتال کو ریفر کریں گے۔ جب انہوں نے کے ٹی ایچ کو ریفر کیا، وہاں پر جگہ نہیں تھی تو انہوں نے PIMS ریفر کیا جو

کہ اسلام آباد میں ہے، نزدیک ترین ہے، وہاں پر ان کے پاس جگہ نہیں تھی تو Obviously پرابلمز تھے، پرابلمز ہیں۔ دوسری بات یہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک Burning issue ہے، Burn Centre کا بہت پرانا ایشو ہے، وفاقی حکومت کو چاہیئے کہ اس کو War footing پر کمپلیٹ کیا جائے۔ یہ اس صوبے کے ساتھ، کہ اس پر رحم کرنا چاہیئے ان کو اور Burns کا جو ہے، وہ Highly specialized اور بہت Caring ان کا Specialized care کرنا پڑتا ہے، عام لوگ اس کو Care provide کر ہی نہیں سکتے اور پوری دنیا میں دس، بارہ، بیس بیڈز سے زیادہ بڑا Burn Centre ہوتا ہی نہیں ہے، یہاں پر ساٹھ کا ایک اور ساٹھ کا دوسرا، 120 بیڈز کا ہے جو کہ بہت ہی بڑا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس سے آدھا بھی کمپلیٹ ہو جائے تو اس صوبے پر رحم ہو گا۔ اب 1272 یا 1271 ملین کے پیسے ہیں، یہ ہمیں وہ دے دیں، ہم نے پھر ریکویسٹ کی ہوئی ہے تاکہ وہ Equipments خرید سکیں اور اس Burn Centre کو فوراً سٹارٹ کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔ تو ان شاء اللہ میری امید ہے اور ہم پرامید ہیں اور ہم ریکویسٹ بھی کرتے ہیں کیونکہ سارے ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں کہ پلیز اس مسئلے کو فوراً کمپلیٹ کیا جائے، جی۔

Madam Deputy Speaker: Just to add to that what Shahram Khan has said, just to add, burn is really a very expensive issue.
ثنا ءاللہ صاحب! ډیرہ Expensive issue دے ، دا لکہ د کینسر Treatment چې گران دے ، ،دا د هغې غونډې گران Treatment دے نو دوئ وائی چې د وفاق نه پیسې نه دی راغلی Otherwise دوئ پخپلہ ، Okay, Sanaullah Sahib! You want to say.

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا مائیک خو کھلاؤ کړئ میډم۔ میډم سپیکر! خبرہ د پیسو نہ دہ چې د مرکز نہ پیسې راغلی دی او کہ نہ؟ پیسے آئے ہیں کہ نہیں آئے ہیں؟ ایک مریض کیلئے ہم انتظار کریں گے ایک ایک سال، دو دو سال تک، میں یہ نہیں کہنا چاہتا، میں یہ کہتا ہوں کہ ایک لڑکے کو چوبیس گھنٹے جس کو ڈاکٹر نے Critical قرار دیا، چوبیس گھنٹے میں وہ نہیں مرا، چوبیس گھنٹے وہ ایمبولینس میں پڑا رہا، میں شہرام خان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، شہرام خان! اگر وہاں پر جگہ نہیں تھی، آئی سی یو میں جگہ نہیں تھی تو کسی سرجیکل وارڈ میں ایکسٹرا بیڈ لگا دیتے اس کیلئے، کم از کم اس کو تو کوئی Aid دیتے نا، کوئی وہ اس کو فراہم کرتے۔ میں یہ نہیں کہتا، اور یہ کہتے ہیں کہ یہاں پر 19 بیڈز ہیں، Kindly اس ایوان سے

کمیٹی بنا کر بھیج دیں، اگر 19 بیڈز وہاں فعال تھے جس طرح شہرام خان نے کہا تو میں پھر اس سے معافی مانگوں گا، اس ایوان سے ایک کمیٹی بنا کر، یہ ایل آر ایچ نزدیک ہے، دو پانچ منٹ کا راستہ ہے، ابھی چلتے ہیں، یہ بات غلط ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ صوبہ کمزور ہے، ہماری حالت یہ ہے، ہم بہت سخت حالت سے گزرے ہیں لیکن یہ دعوے کیوں کر رہے ہیں؟ میں یہ نہیں کہتا، میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ مریض کا کیا حال ہو گا جس کو آئی سی یو ریفر کیا گیا ہے او ٹی سے اسی لئے کہ یہ Critical حالت میں ہے، اس کا آپریشن نہیں ہو سکتا، تو وہ چوبیس گھنٹے وہاں پر ایمبولینس میں پڑا رہا، میں یہ کہتا ہوں آپ نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے، کیا پلان تھا آپ کے ساتھ کہ بندہ مر رہا ہو اور آپ اس کو کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جگہ نہیں ہے، ابھی تک اس نے کیا کیا ہے؟ یہ میری تحریک التواء ریفر کریں تاکہ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Okay, Shahram Khan will discuss it with Director، شہرام خان ڈائریکٹر سے آپ بات کریں گے، شہرام خان! (مداخلت) Let him answer، شہرام خان کے بعد آپ۔

<u>سینئیر وزیر (صحت)</u>: میں، میں بالکل کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ Burn Unit کیوں نہیں بن رہا؟ اس صوبے سے کیوں زیادتی ہو رہی ہے، کیوں ادھر پیسے نہیں دیئے جا رہے، کیوں اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے؟ یہ تو میں بھی کہہ رہا ہوں، میرا تو اس میں کوئی وہ نہیں ہے بالکل۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 210, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the Committee concerned. Next one is Call Attention Notices.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Madam Deputy Speaker</u>: 'Call Attention Notices': Okay. Sardar Hussain MPA, to please move his call attention notice No. 935, in the House. 935. Yes. Sardar Hussain Sahib. مائیک آن کر دیں پلیز۔

جناب سردار حسین (چترال): میڈم سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں ضلع چترال کیلئے صوبائی حکومت کی طرف سے اے ڈی پی میں مختلف سڑکوں کی منظوری دی گئی اور ہر سال اے ڈی پی میں ان سکیموں کو جاری رکھا گیا لیکن جتنے فنڈ کا تعین کیا گیا، وہ زمین کے معاوضے کیلئے بھی کافی نہیں تھا جس کی وجہ سے ٹینڈرز ہونے کے باوجود کسی ایک سڑک پر بھی کام شروع نہیں ہو سکا۔ اس طرح تین سالوں میں اے ڈی پی سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا ہے اور چار سالوں میں چترال جیسے پسماندہ ضلع میں ایک کلومیٹر سڑک بھی نہیں بنی، لہذا ان تمام منظور شدہ سڑکوں پر کام کا آغاز کیا جائے۔

میڈم سپیکر! ہم کس سے واویلا کریں، سامنے آپ اپنی سیٹوں کو دیکھ لیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وزیر مواصلات کی بات، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کے محکمے کا جتنا پیسہ آتا ہے، جو بھی آتا ہے، بڑی مہارت اور بڑی ٹرانسپیرنسی کے ساتھ وہ کرتے ہیں لیکن ابھی تک یہ جو آپ کے سامنے خالی کرسیاں پڑی ہیں، کچھ حضرات Including Chief Minister کو لے کر جتنے بھی پیسے ہیں، آپس میں تقسیم کر کے ایوان سے بھی بھاگ چکے ہیں، وہ آجائیں، بیٹھیں۔ (تالیاں) Janab Wazir e Aala Sahib is a Member of the House, he must be here، اگر یہ کوئی صوبائی حکومت ہے، اگر یہاں پر کوئی صوبے کی حکومت چل رہی ہے اور اس ایوان کے ذریعے سے چل رہی ہے، وزیر خزانہ صاحب ابھی اس دروازے سے آئے اور اس دروازے سے نکل کر چلے گئے، رجسٹر میں دستخط کر کے، یہ کیا تماشے بنائے ہوئے ہیں؟ یہ نہ صرف اس صوبے میں تماشے بنے ہیں، انہوں نے مرکز میں بھی چار سالوں سے، یہاں سے ووٹ لیکر وہاں بھی نہیں جاتے، اگر یہ نہیں جاتے تو میڈم سپیکر! ان کی تنخواہیں بند کریں، یہاں ہر دوسرا شخص، ہر دوسرا شخص یہاں مشیر ہے یا سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری، گاڑیاں یہ لے چکے ہیں، ان کے پاس چپڑاسی ہیں، ان کے پاس ڈرائیورز ہیں، ان کو تیل دیا جاتا ہے اور ایوان خالی ہے، ایک مہینے کے بعد یہ آتے ہیں، تو یہ توجہ دلاؤ نوٹس، یہ نوٹس میں کس کے سامنے پیش کروں؟ کس کو پیش کروں اور آپ اس پر کیا کریں گی؟ میں کسی سے جواب لینا نہیں چاہتا، Kindly sustain my this notice till وزیر خزانہ اور ان کے ذمہ دار لوگ ادھر نہ بیٹھیں۔ میں وزیر مواصلات سے نہیں چاہتا ہوں، میں ان کا

شکریہ ادا کرتا ہوں، جتنا ملا ہے اس کو، اس نے ٹھیک کام کیا ہے، لیکن جن کے ہاتھوں میں یہ پیسے کی تقسیم ہے، یہ پیسے کی تقسیم ہے، ہم دیکھتے ہیں، ہمیں واویلا کرکے رکھا گیا ہے، زیادہ تر پی ٹی آئی کے ارکان کو بھی کچھ نہیں ملا ہے، کچھ حلقوں کو لے کے کام ہو رہا ہے، لہذا یہ کرسی جو آپ کے پاس ہے، You are the Custodian of the House کم از کم کچھ نہیں کر سکتے، ہماری فریادوں کو سننے کیلئے کوئی حاضر ہو۔ Thank you very much۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔ مائیک آن کر دیں پلیز اکبر ایوب صاحب کا۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! میرے بھائی بہت جذباتی بھائی ہیں۔ میڈم سپیکر! انہوں نے جو زمین والی بات کی ہے، اس میں سچائی ہے لیکن باقی جو انہوں نے سوال کیا ہے، اس میں میرے خیال میں تھوڑی سی ان کو غلط فہمی ہے۔ مالی سال 14-2013 میں 167 ملین روپے روڈز کیلئے Disbursed ہوئے ہیں، 15-2014 میں 80 ملین ہوئے ہیں، 2015-16 میں 291 ملین روپے روڈز کیلئے Disbursed ہوئے ہیں، اس سال کی ایلوکیشن ہے 145 ملین میڈم سپیکر! اور کام بدستور جاری ہے۔ میڈم سپیکر! چیف منسٹر صاحب کے بارے میں میرے بھائی بات کر رہے ہیں، وہ جب چترال گئے تو انہوں نے وہاں اناؤنس کیا "Internal Roads for Chitral and Darosh"، وہ اللہ کے فضل سے میڈم سپیکر! Non ADP Scheme کی حیثیت میں ہم نے بھیجی اور وہ Approve ہو گئی ہے چند دن پہلے اور بہت جلد اس پر بھی کام شروع ہو جائے گا اور یہ ہماری گورنمنٹ ہے میڈم سپیکر! کہ چترال ریور پر پہلا RCC Bridge، Ayun Bridge جو 84 ملین روپے کی لاگت سے، وہ بھی Approve ہو گیا اور بہت جلد ان شاءاللہ اس کے اوپر بھی کام شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک میڈم سپیکر! ان کی ان سکیمز کی زمین کے بارے میں ہے، Already یہ کیس ہم نے Take up کیا ہوا ہے پی اینڈ ڈی کے ساتھ بھی اور فنانس کے ساتھ بھی، اور میرے بھائی کو پتہ ہے، جب بھی آفس آتے ہیں میرے، ان کو پتہ ہے، میں خصوصی طور پر چترال پر زیادہ توجہ دیتا ہوں کیونکہ بہت Backward area ہے، میڈم سپیکر! چترال کو جتنی ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے، میرا خیال ہے اتنا اور کوئی ڈسٹرکٹ نہیں ہے جس کو خاص طور پر مواصلات کے سلسلے میں جتنی ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے، ہم نے ان کو اچھا

سٹاف دیا ہوا ہے اور کوشش کر رہے ہیں جتنا ہو سکے ان کی ہیلپ کریں اور اس زمین کے سلسلے میں بھی ہم نے Case take up کیا ہوا ہے، میں نے آج ان کو سیشن سے پہلے، ان کو میں نے پرسنل گارنٹی دی ہے کہ میں Personally ان شاءاللہ اس کیلئے ان کے ساتھ ہم ان شاءاللہ تعالیٰ کوشش کریں گے اور مسئلہ حل کرائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Muhammad Arif! You want to say something on disability. Muhammad Arif!

جناب محمد عارف: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میډم! 03 د سمبر په ټوله دنیا کښې د Special Persons، دا Disabled Persons چې کوم دی، د هغوی د دغه د پاره مانځلې کیږی۔ په تیر 03 تاریخ باندې زه یو ځائې کښې مدعو ووم او زه لاړم هلته Disabled چې کوم د هغه ځائې لوکل خلق وو، هغوی راغونډ شوی وو او یقنناً هغوی ته چې ما اوکتل نو یو ما خپله هلته Guilty feel کوله، د هغې وجه ده، یو طرف ته که د اللّٰه تعالیٰ امتحان دے په هغه خلقو باندې چې څوک د لاس نه محروم دی یا د پښو نه محروم دی یا د سترګو نه محروم دی، د هغې خلقو د وجې په مونږ باندې هم د اللّٰه تعالیٰ د طرف نه یو امتحان دے چې مونږه د هغوی د پاره څه کوؤ؟ میډم! تیر شوی درې کالو کښې، زه د وروستو خبره نه کوم، زه بار بار یو معمولی شے، د وهیل چیئرز چې هغوی پرې Movement کوی، چې هغه پرې د یو ځائې نه بل ځائې ته ځی، هغه خلق، ما چې هغه کسانو ما شومانو ته کتل، هغه غټو ته مې کتل د چا چې جامې شلیدلې وې، هغوی به ځان له کرسئ څنګه اخستې وه، زه بارها کوشش کوم چې یره دغه خلقو ته کم سے کم وهیل چیئرز، هغه ټرائی سائیکل خو ورته ملاؤ شی۔ یو کس ما له راپاڅیدو او ما ته ئے وئیل جناب مونږ ته به ئے درې زره روپئ میاشت راکوله، وائی ستاسو په دې ټائم کښې مونږ ته چې کوم دے درې روپئ نه ملاویږی۔ اول خو دا ده چې درې زره روپئ که هغه ته ملاویږی، هغه به په هغې څه کوی؟ میډم! بل کس ما ته راپاڅیدو وائی جی چې دا تاسو کوم هیلتھ کارډز ایشو کړی دی، دیکښې وائی زمونږه نوم نشته، ما وئیل ستا به هغه بې نظیر انکم سپورټ پروګرام کښې چې کوم دے هغه لسټ باندې به ستا نوم نه وی راغلے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان! دا پارټ تاسو سره Related دے۔

جناب محمد عارف: میډم! زه دا وایم چې د دغه خلقو د پاره زه، مونږه ټول، نن ما واؤریدل چې د سندهـ اسمبلئ یا د سندهـ ګورنمنټ چې کوم دے د هغوی د جابز کوټه د دو پرسنټ نه پانچ پرسنټ ته کړه، زما هم دا مطالبه ده چې هغه خلقو ته دا کوټه زیاته شی خو دویمه دا ده جی چې Implementation د دو پرسنټ هم نشته چې هغه دو پرسنټ کوټه خو هغوی ته ملاؤ شی، دا کوټه د جی پانچ پرسنټ ته زیاته شی او دویمه خبره جی هغه خلقو ته، زه دې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ ته حیران یم، زما په حلقه کښې خو نه د هغوی دستکاری سنټر اوشو، نه Disabled ته څه ورکړے شو، د هغوی کار څه دے؟ زه خو په دې نه پوهیږم۔ میډم! دویمه خبره زما مطالبه ده د منسټر صاحب نه، د حکومت نه چې د غه خلقو ته خیر دے څه طریقه جوړه کړی، زه منم چې هغه کوم چې د بې نظیر انکم سپورټ پروګرام لسټ دے، په هغې باندې مونږه ایشو کړی دی او د دې د پاره چې په هغې کښې څه غلط دغه اونشی خو دغه خلق چې کوم Disable دی، پښتو نه محروم دی، لاسونو نه محروم دی او د هغوی په هغه لسټ کښې نوم نشته، د هغوی څه قصور دے؟ زه وایم چې هره طریقه وی چې دغه هلیتهـ کارډ چې کوم دے هغوی ته ایشو شی یا د هغې د پاره څه طریقه جوړه شی چې هغه خلق هم مونږه کم سے کم د دې معاشرې د حصې جوړولو څه نه څه چې کوم دے هغه Able شی۔ میډم! زما یو سوال بل دے، د دې خپل ضلعې متعلق زه خبره کوم، تیر شوې څلورو میاشتو نه زما د چارسدې ډی سی په خپل Seat available نه دے، زه چې کوم دے ټیلیفون کوم، د هغه د طرف نه میسج راځی، "زه چې کوم دے مصروف یم"، د هغې نه بعد هغه دا ضروری نه ګڼړی چې هغه ما ته ټیلیفون اوکړی، زما د چارسدې، زما د چارسدې زمونږ فنډ، زه بار بار ځم هغه Lapse کیږی، په لوکل ګورنمنټ کښې Lapse شو، په سی اینډ ډبلیو کښېLapse شو، زه حیران په دې یم جی چې که دغه کس په ټریننګ دے نو دا چارسده به دغه شان پرته وی؟ مونږ د هغه ټریننګ ته انتظار اوکړو چې څلور میاشتې بعد به دوئ راځی او څلور میاشتې بعد به ما ته بیا جواب راکوی چې ستا فنډ Lapse شوے دے؟ میډم! د هرې محکمې دغه پوزیشن دے، په چارسده کښې د Good governance نوم هلته نشته جی، (تالیاں) زه په دې باندې احتجاج کوم۔ میډم! که داسې قسمه دغه شروع وی نو

زه به بار بار هره ورځ اسمبلئ ته راځم او په دې خبره به زه احتجاج کوم۔
مهربانی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان! د کارډز دا جواب خو به تا سو-----

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: میډم سپیکر! بالکل آنریبل ایم پی اے صاحب، د هغوی Reservations چې په څه ایشوز باندې دی، د هغې مونږه قدر هم کوؤ بالکل Rectification کول دی، ټهیک کول دی، د یو Individual د وجې یا د یو ډیپارټمنټ، اولنئ خبره دا ده چې دوئ کومه ایشو، د Disabled طرف ته اشاره اوکړه، بالکل دا په دې معاشره کښې ټولو کښې زیات مستحق دی او دا ټولو کښې زیات Neglected دی، دوئ له By all means سپورټ پکار دے، که هر یو ډیپارټمنټ کښې دے او د سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ Responsibility ده، بالکل مونږ به ئے 'کنسرنډ' منسټر سره او د هغوی د ډیپارټمنټ سره به مونږه ډسکشن اوکړو ان شاء الله څنګه چې عارف خان اوویل چې هغوی ته هیلپ پکار دے یا د هغوی کوټه Increase کول دی، Obviously دا خو د چیف منسټر د لیول او د پالیسی دغه دے خو بالکل زه دوئ سره اتفاق کوم چې دغه هم پکار دے، ټرائی سائیکل یا وهیل چیئرز یا څه سپورټ ورله پکار دے، هغه هم ورله پکار دے۔ د دې نه علاوه دوئ زما ډیپارټمنټ کښې خبره اوکړه چې یره هلیټهه کارډ کښې، نو هغه خو د یو سروے مطابق شوے دے خو بالکل ما ځان سره نوټ کړه او زه به ډیپارټمنټ سره سبائی په دې باندې خبره کوم چې کوم خلق د دې نه پاتې شی، چې کوم Disabled دی، کوم ټولو کښې زیات مستحق دی په دې معاشره کښې، هغوی ته صحت انصاف کارډ په کومه طریقه باندې ورکړے کیږی، ان شاء الله په هغې باندې به مونږه خپل دغه اوکړو، ورکنګ اوکړو چې په کومه طریقه باندې مونږه ورکولې شو نو ان شاء الله چې هغه په کومه طریقه Accommodate کیدے شی نو هغه به مونږه Accommodate کړو۔ اخرینئ خبره کوم، دوئ خبره د ډپټی کمشنر اوکړله، په دې هاؤس کښې هر یو ایم پی اے معزز دے، مینډیټ دے ورسره او که د حکومت نه دے او که د اپوزیشن نه دے، ډپټی کمشنر له پکار دا دی چې هغه د آنریبل ایم پی اے Call return کوی، که هغه Busy وی، پکار ده چې واپس Callback کوی څکه چې هغه ایم پی اے به ذاتی

کار له چرته ټیلیفون نه کوی، Mostly به مسئلې د هغه د حلقې، د هغه خلقو سره او د هغې Related ایشوز سره وی نو که دا رویه د یو ډپټی کمشنر وی، دا به Acceptable نه وی حکومت ته، د دې به مونږه بالکل سختئ سره تپوس هم کوؤ او مونږ به Make sure کوؤ چې د هر یو ایم پی اے د عارف خان هم او په دې ایوان کښې چې څومره هم دی چې د هغوی استحقاق مجروح نشی، هغوی ته خپل Fair عزت ملاؤ شی، Respect ملاؤ شی او هغوی ته واپس کال کول یا د هغوی Response ورله ورکول او د هغوی مسئله اؤریدل او د دې د حل د پاره بیا آنریبل ایم پی اے ته اووائی چې په دې طریقې سره زه مسئله حل کوم، بالکل زه د دې سره اتفاق کوم، عارف خان سره او زه به بالکل دا خبره Straightaway چیف منسټر ته ان شاء الله، نن خو نشته سبا به وی زه به ورسره خبره اوکړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، شهرام خان۔ فضل الهیٰ نه مخکښې دغه دے دا، یس سردار حسین دے او بیا اعظم خان دے او بیا فضل الهیٰ دے۔ Sardar Hussain! You want to say, Sardar Hussain and then، نه سوری مخکښې سردار حسین، Yes, yes carry on مائیک آن کردیں، پلیز۔مائیک والے کیوں ذرا، مائیک آن کردیں۔اوکے۔

جناب سردار حسین (چترال): میڈم! میں آپ کی توجہ انتہائی ضروری اور اہم ایشو کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر تعلیم نے پانچویں جماعت کے بچوں کیلئے Assessment امتحانات رکھے ہیں، انہوں نے فروری کے مہینے میں، Curriculum ابھی دیا گیا ہے، ابھی دو مہینے رہ گئے ہیں تو سارے بچے اور ان کے والدین روڈوں پر احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ چھوٹے بچے یہ دو مہینوں کے اندر کس طرح یہ امتحان دیں گے؟ تو ابھی تو اور بھی، آج کے اخبار کے مطابق انہوں نے محترم منسٹر صاحب کے ساتھ بھی انہوں نے مذاکرات کئے ہیں، ہماری گزارش ہے اور ایوان میں سے دوسرے ممبران کو بھی اس کا علم ہے کہ بھئی یہ امتحانات کالعدم قرار دیئے جائیں کیونکہ جب تک بچے ایک سال تک اس Curriculum کو نہیں پڑھیں گے تو وہ امتحان کیسے دے سکتے ہیں؟ یہ انتہائی اہم ایشو ہے، یہ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): جی ایم پی اے صاحب اووئیل چونکه په دغه ایجنډا باندې نشته، ما ځان سره نوټ کړه، عاطف خان سره به ان شاء الله ډسکس کړم، هغوی به اوګوری۔ د ډیپارټمنټ یو پالیسی ده، د هغې د لاندې Obviously دغه کیږی، پروګرام جوړیږی او باقاعده په هغې باندې میټنګز کیږی، داسې نه کیږی خو بهرحال چونکه ایشو ئے Raise کړه نو ډسکشن به ایجوکیشن ډیپارټمنټ، هغوی به ئے ځان سره نوټ هم کړی او زه به ورته ریکویسټ هم اوکړم چې دیکښې اوګوری چې څه Possible کیدے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ اعظم خان درانی، اعظم خان درانی ستاسو نه مخکښې وو بیا ورپسې شاه حسین۔

جناب اعظم خان درانی: میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Azam Khan Durrani! Please carry on.

جناب اعظم خان درانی: میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم نے صوبے میں سکولوں کو خصوصاً پرائمری اور مڈل سکولوں کو ہدایت جاری کی ہے کہ سکولوں کے چوکیداران سیکورٹی وجوہات کی بناء پر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینے کے پابند ہوں گے جبکہ قانوناً چوکیدار یا کسی بھی سرکاری ملازم کیلئے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی مقرر کی گئی ہے اور اس سے زیادہ ڈیوٹی لینا بہت ظلم ہوگا۔ مذکورہ احکامات کو ملازمین نے عدالت میں چیلنج کیا تھا جس پر عدالت نے واضح احکامات جاری کر دیئے۔ چوکیدار قانوناً آٹھ گھنٹے ڈیوٹی سے زیادہ ڈیوٹی سرانجام نہیں دیں گے لیکن محکمہ اب بھی سکولوں کے چوکیداران سے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی لے رہا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے، عدالتی توہین ہے، لہذا محکمہ تعلیم عدالتی فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔ میڈم سپیکر! ایک منٹ، میڈم سپیکر! منسٹر نہیں ہیں لیکن۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: No, Sharam will take.

جناب اعظم خان درانی: اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

Madam Deputy Speaker: The Minister concerned is not here.

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی میں بھیجا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر نہیں ہیں تو ابھی تو کمیٹی نہیں، شاہ فرمان! اس کا جواب دیا جائے۔

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی کمیٹی، جواب دینے کیلئے کمیٹی۔

Madam Deputy Speaker: Shahram Khan! You carry on.

سینئیر (وزیر صحت): میڈم سپیکر! انہوں نے جو ایشو Raise کیا ہے-----

(مداخلت)

سینئیر (وزیر صحت): نلوٹھا صاحب! بیٹھ جائیں نا پلیز، او خدا کیلئے یرہ، یہ چھوڑ دیں، میں عاطف خان کے Behalf پر جواب دے رہا ہوں، عاطف خان کے Behalf پر، ایجوکیشن بھی ہے، Collective responsibility ہے-----

(مداخلت)

سینئیر (وزیر صحت): نلوٹھا صاحب! نہ نہ خدا کیلئے-----

(شور)

Madam Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 06 دسمبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)